رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إِنَّهُ آوَى الْقَرْيَةَ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ؏ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ؏

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عنہ (۳) ہندوستان سے باہر سے ۔ (۴) غیر مذاہب والوں سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ

فہرست مضامین

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء سنہ ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

شہادۃ قرآنی علیٰ کذب کرشن قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ اسکا یسوعیوں کی طرح راست باز ونکو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قوم کے مقدس کوبروں کا آباء عن جد ورثہ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالیٰ کا ذاکر نہیں۔ فانی بیسود بتوں اور ناہنجار ہرزہ انسانوں کا ذاکر یا سچا صحیح شیعہ) ہے۔ یہ نیا جوشیلہ نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبد اللہ نامی اس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرت بزدل پچاریوں کو اپنے فانی اور لغو بتوں کے بنانے اور ڈھالنے اور ان کی اور اپنی پھوٹی قسمتوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔

صدیوں سے ایک گھر یا گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز اُن کے خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لے کر سلے ہوں اُنھیں دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے ہیں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں۔ کسی کا پیارا اور ناز و بھائی مرجائے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں اُمیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جائے کس نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایک طرف جگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے درد انگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسری طرف ہمسایہ کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتواں بتوں کا اب تک کچھ سنوارا بھی ہے؟ احمق مسخرے! آئے دن پاکھنڈ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذوں کی شکلوں اور ڈھانچوں میں اپنے حریفوں کو اُتارتے ہیں اور اُنھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر ہیجڑوں کی بہادری اور ہمتی کا ثبوت دیتے اور اُسپر ناز کرتے ہیں۔

ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مردانہ طبیعت کا غیر تمند نہیں جو سوچے اور کہے کہ اس رونے جھینکنے اور سر پر ٹکروں خاک ڈالنے سے کیا حاصل۔ جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے۔ اُن زندہ شیروں اور آسمانی ہزبروں کو تمھارے معبود و مسجود لومڑیاں تو مُنہ نہ دکھا سکیں بلکہ اُن کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی رہیں۔ اب تم لومڑیوں کی فرزند شیروں کے جنم میں کیسے آ گئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویروں سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا دین و آئین نہیں۔ ہم تو عاشق ہیں قرآن کے اسلیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم شیفتہ و شیدا ہیں اپنے زندہ مولیٰ کے ہاتھ کی کاریگری کے جو اُس کا زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جیسے یہ دو گواہ سچا کہیں اُسپر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و بصیرۃ سے اُسکے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اسپر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اسپر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹی بیٹا نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور معرفت حق میں اُن کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ توحید وہی ہے جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے

حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول فخر اسلام حادث خیرالانام مولوی محمد عبدالمجید صاحب سلمہ نے یہ جواب دیا تھا کہ میں اس مباہلہ کے لئے تیار ہوں اور پھر تیار ہوں مگر اس شرط کے ساتھ پادری برٹن صاحب میر مجلس مناظرہ اور جملہ عیسائیان دہلی معہ اپنے زن و فرزند کے آدین اور میں بھی اپنے رفیق و مطیع فرمانبردار مسلمانوں کو حتی الوسع معہ اہل و عیال کو لیکر آؤنگا پھر مباہلہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ سبحان اللہ کیا جواب ہے اور کس آب و تاب کا کہ جسکے سنتے ہی جزاک اللہ و مرحبا کے نعرے بلند ہوں۔ بعض نہایت ہی کچے مسلمان جن کے دل اور کان مخالف کے کلام کے سننے کی ناقابل ہیں وہ تو شاید اس مضطربانہ جواب سے خوش ہوگئے ہوں گے۔ مگر سلیم الفطرت اور تہ کی پہونچنے والی طبیعتیں تو سنتے ہی تاڑ گئیں تہیں کہ جو کچھ راز مخفی اور حقیقت پنہانی اس پر حیلہ جواب میں تہی۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ ہمارے نیک دل مولوی صاحب بہی اس جواب سے مطمئن ہوگئے ہوں۔ اور شادمانی کے نقارے بجواتے ہوں۔ مگر نہیں۔ یہ خوشی اور شادمانی مولوی صاحب کی ہو خدانخواستہ یا دیگر پورانے مسلمانوں کی محض فانی اور بناوٹی اور ظاہری خوشی ہے جو عنقریب مبدل برنج و غم ہو جانے والی ہے۔ حقیقی خوشی وہ ہے جو لازوال ہے اور وہ ہم کو بفضل ایزد متعال نصیب ہوئی اور ضرور ہوئی اور پہر ہوگی فاعتبروا یا اہل الاسلام۔

اے صدق کے دلدادہ لوگو اور اے حق کے متلاشیو ذرا سوچو اور خوب سوچو کہ کیا یہ شرط بہی مباہلہ کے واسطے ہے کہ جو آپکے فخر قوم مولوی صاحب نے پیش فرمائی ہے؟ کیا میری یہ درخواست تہی کہ تمام اہل اسلام دہلی کو آپ معہ عیال و اطفال کے لاویں تو مباہلہ کریں؟ کیا نصاریٰ نجران کے ساتھ نجران کے تمام عیسائی معہ زن و فرزند کو طلب ہوئے تہے یا رسول عربی نے اپنی تمام صحابہ کو معہ اہل و عیال کے مباہلہ کیواسطے ساتھ لیا تہا ہرگز نہیں پہر کیوں مولوی صاحب نے یہ حیلہ کیا۔ کیا اب بہی اسکے حیلہ ہونے میں آپ صاحبوں کو تشکک ہے؟ اگر شک ہے تو ثابت کرو کہ یہ شرط مباہلہ ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ کیا یہ جواب مصداق اس مثل مشہور کا نہیں ہے کہ "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادہا ناچے گی"؟ فتدبروا وتفکروا ولا تکن من الغافلین والمحجوبین۔

ہمارا جواب الجواب بہی سنو اور موازنہ کرو۔ ہم نے کہا کہ مولوی صاحب مناظرہ میرے اور آپکے درمیان ہے آپ اہل اسلام کی جانب سے اور میں مشن دہلی کی جانب سے مناظر ہوں اور فریقین اپنی اپنی ذات سے بشرح صدر مباہلہ کے مجاز ہیں۔ نیس آپ اپنے عیال و اطفال اور میں اپنے بیوی بچے لے آؤں گا۔ ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس کا جواب مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں دیا اور ہمارے بیان وفات مسیح پر مہر کردی۔ اب ہم بذریعہ اشتہار ہذا عوام اور خواص اہل اسلام دہلی سے نہایت ادب کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ اگر مولوی محمد عبدالمجید صاحب اس میدان کے مرد ثابت نہ ہوئے تو کچھ تعجب نہیں۔ آپ اپنے دیگر مشاہیر علماء دہلی سے عموماً اور جناب مولوی محمد عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی و مولوی محمد بشیر صاحب بہوپالوی سے خصوصاً عرض کرکے اس ناکامی کے داغ کو مٹانے کی سعی فرماویں اور صاحبان ممدوح سے کسی صاحب کو آمادہ کریں کہ ثبوت حیات بشری و صعود بجسد خاکی و نزول بجسم عنصری مسیح علیہ السلام کا ہمارے سامنے ظاہر فرماویں۔ اور اگر آں صاحباں بہی حیلہ و عذرات پیش کرکے اثبات دعوی و عقیدہ خود سے بچنا چاہیں تو آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ کہاں تک وہ اس کمزور اور بادر ہوا مسیح کے صعود و نزول و حیات جسمانی والے عقیدہ کے حامی و مددگار ہیں۔

اے ناظرین آپ خوب یاد رکہیں اور محسن رکہیں کہ حضرات ناتبردگان آپ کو طرح طرح کی گندم نما تقریروں سے بہلا دیں گے مگر اثبات دعوی کے لئے مستعدی نہیں دکہلا دیں گے اور اگر جناب مولوی محمد عبدالمجید صاحب کو ہی دوبارہ ڈہارس بندہانے سے کچھ حرکت پیدا ہو تو جناب ممدوح ہی دوبارہ تشریف لاکر وفات مسیح کے مباحثہ سے اگر خوف ہو یا اس کے متعلق وہ معلومات نہ رکہتے ہوں تو بسم اللہ وہ اس کا دوسرا پہلو یعنے اصل دعوے حیات مسیح و صعود و نزول بجسد عنصری بشری جسکے وہ مدعی ہیں اسی کو ثابت فرماویں مگر براہ مہربانی جو صاحب اس میدان میں قدم رنجہ فرماویں وہ ذرا اپنے منصب اور فرض کا زیادہ لحاظ رکہیں خلط مبحث کے طور پر نزول کو صعود سے اور فروع کو اصول سے نہ ملاویں اور مدعی و منکر کی حیثیت کا اندازہ کرتے رہیں ایسا نہ ہو کہ مدعی خود ہو کر منکر سے دلائل اثبات دعوی طلب کرنے لگیں یا منکر کو مدعی قرار دیدیں ہر ایک مناظر کا ضروری فرض ہوگا کہ جس بات کا وہ مدعی ہو اس کے اثبات کے دلائل وہ پیش کرے اور حیات و صعود و نزول جسمانی مسیح علیہ السلام کے مدعی اہل اسلام ہیں انہی کا فرض ہے کہ اپنے اس عقیدہ اور دعوے کا اثبات فرماویں نہ کہ ہم سے اسکے دلائل اپنے دعوی کے مانگنے لگیں۔ مولوی عبدالمجید صاحب سے اسوقت جو فدیہ پیش ہوا ہے۔ یعنی مولوی الہ دین صاحب لودہیانوی۔ وہ اس بحث کی طرف آتے ہیں نہ آویں گے اس لئے وہ فدیہ و کفارہ قبولیت کی عزت حاصل کرنیوالا نہیں ہے۔

آخر میں ہم یہ بہی اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ مباحثہ مولوی عبدالمجید صاحب کا مفصل حال معہ سوال و جواب فریقین کے عنقریب شایع کریں گے جسمیں نہایت بسط کے ساتھ مولوی صاحب موصوف کی چٹہی مرقومہ ۵ رمئی ۱۹۰۵ء متذکرہ صدر کا جواب بہی مندرج ہوگا۔ مگر اس اشتہار کے جواب آنیکے بعد ہم اس رسالہ کو طبع کرائیں گے تاکہ اس کا جواب الجواب بہی اسمیں آجاوے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر

خاکسار حافظ احمد مسیح دہلوی۔ ایس۔ پی۔ جی۔ اینڈ کیمبرج مشن۔ دہلی مورخہ ۲۲ رمئی ۱۹۰۵ء۔

پُرانی نوٹ بک سے کچھ

جب انسان حجۃ اللہ کے مقام پر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی اس کے جوارح ہو جاتا ہے ما ینطق عن الھوی کے یہی معنے ہیں۔ اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب کہ انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور اسکا وفادار بندہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اسے کامل صلح ہوتی ہے اسکی کوئی حرکت کوئی سکون اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر کی ایک کل ہوتی ہے۔ ایسی حالتیں اسپر ما ینطق عن الھوی کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ مقام کامل اور اکمل طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا۔

✻

مکر کا لفظ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے استعمال کیا ہے پہر یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہی آیا ہے اور براہین احمدیہ میں میرے متعلق بہی ایک الہام ہے مکر کی حد اسوقت تک ہوتی ہے جبتک وہ انسانی تدابیر اور منصوبوں تک ہو لیکن جب انسانی منصوبوں کیطرح نہ ہو تو پہر وہ خارق عادت ہوتا ہے مکر نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفار نے جو منصوبے کئے وہ اسمیں پورے ناکام اور نامراد رہے اور اللہ تعالیٰ نے خارق عادت طریق سے آپکو وعدہ کے موافق بچا لیا۔

✻

مذہب کبہی سرسبز نہیں ہو سکتا جبتک کہ اسکی روحانیت کا بروز نہو۔ اسلئے ضروری تہا کہ اسلام کے کامیاب اور بامراد ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوچکے اور مدینہ طیبہ میں قبر کے اندر رہے گو مگر میں یہ ماننے کو طیار نہیں ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہی ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قبر میں رکہے گئے وہ ایک پاک دانہ کی طرح رکہے گئے ہیں جس کو بہت سے خوشے لگے ہیں جو اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا سچا مصداق ہیں۔ اگر کوئی شخص اس امر کو نہیں مانتا تو وہ گویا تسلیم کرتا ہے کہ معاذ اللہ آپ ضایع ہو گئے۔ حالانکہ آپکے برکات اور فیوض کا تو یہانتک اثر ہوا کہ مدینہ طیبہ کا نام یثرب بہی نہیں رہنے دیا کیونکہ یثرب ہلاک ہونے کو کہتے ہیں۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھپر اس حقیقت کو کہولدیا ہے کہ آپ مدینہ کی خاک میں اس دانے کیطرح تہے جس سے ہزارہا دانے اگیں۔ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں وہ تعصب اور ضد میں اندہے ہوکر آپکو اس دانہ سے مشابہ سمجہتے ہیں جو معاذ اللہ کرم خوردہ ہو اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ نبی کے اخلاق عادات اور توجہ کسی اور کو ہی دیئے جاتے ہیں جو اسکی اتباع میں اسکی محبت میں کامل طور پر فنا ہو گیا ہو اور ظلی طور پر اس کے کمالات اور خوبیوں کو اپنے اندر جذب کرتا ہو۔ اس صورت میں اس نبی کا ملیگوا سکو دیا جاتا ہے اسوقت اسکا نام اس نبی کا ہو جاتا ہے یہی سر ہے جو انجیل میں لکھا ہے مسیح نہ آئیگا جبتک ایلیا نہ آئے۔ اور دوسرے مقام پر ایلیا کے آنے سے مراد اسکی خو اور طبیعت اور طاقت پر آنے سے لی گئی ہے۔ پس مہدی کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آئیگا اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ظلی اور بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہوگا۔

✻

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قایم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔

اور عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور انکا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بالکل بہول جاوے خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکہکر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں یاد رکہنا چاہیئے کہ جو کام

نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کیلئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو تو پھر اسکی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں کون ہے؟ جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اسکی مخالفت کرے یہ بڑھیگا اور پھیلے گا اور فرشتے اسکی حفاظت کریں گے اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا۔ میں اسکو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہمارے سلسلے کی ترقی فوق العادۃ ہو رہی ہے بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں۔ اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔

مسیح کی موت کا جھگڑا بالکل صاف ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے قول سے اور مسیح علیہ السلام کے اپنے اقرار سے فلما توفیتنی میں موت ثابت کر دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے معراج کی رات میں ان کو مردوں میں دیکھا۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ جو شخص ابھی اس عالم میں ہے وہ ان روحوں میں جو اس جہان سے گذر چکی ہیں کیونکر شامل ہو گیا؟

(علم الدین)

انفاق فی سبیل اللہ

مومن وہ نہیں جو صرف زبان ہی کہے میں نے اللہ و رسول کو مان لیا۔ اگر زبانی جمع خرچ ہی کوئی شخص مومن کامل ہو سکتا تو ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمومنین (بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے مگر وہ مومن نہیں) نازل نہ ہوتا۔ منافق اور مومن میں فرق یہی ہے کہ منافق کہتا ہے اور کرتا نہیں اور مومن جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ کرتا بھی ہے۔ یعنی اس کا ایمان عملی رنگ میں ظاہر ہوتا ہے اسی لئے فرمایا انما المومنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصادقون (حجرات ۲۶) مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کسی قسم کا شک نہیں کیا (اور نہ کوئی ایسا فعل جس سے قطع تعلق پایا جائے کیونکہ ریب کے مفہوم میں داخل ہے) اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ بس یہی سچے مسلمان ہیں۔ پھر مومنوں کے حق میں فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (اللہ نے مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے خرید لیا) اور آخر پر فرمایا فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ (پس تم خوشیاں مناؤ اس سودے کی جو خدا کے ساتھ کیا توبہ ۱۱۱) یہ اسلئے کہ بیعت کے معنے ہی ہیں اپنے تئیں بیچ دینا۔ اچھا اب دیکھو کہ ایسی بیعت کرنیوالے ایک تو صحابہ کرام تھے۔ انہوں نے اس اقرار کو کسطرح نباہا؟ جانوں کے نثار کرنے کے بارے میں تو خدا تعالیٰ کی یہ شہادت موجود ہے۔ منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر (بعض تو اپنی جان فدا کر چکے اور بعض منتظر ہیں) اور مالوں کی نسبت سنئے کہ ایک وقت آیا کہ حضرت ابوبکر نے سارا مال رسول اللہ صلعم کے حضور رکھ دیا پوچھا گیا ما خلفت لعیالک (تو نے اپنی عیال کیلئے کیا باقی رکھا) عرض کیا اللہ و رسولہ۔ ابو طلحہ مہمان کی روٹی پکاتی ہیں گھر میں کچھ نہیں۔ سو دیا بجھا کر اپنا کھانا اسکو کھلا ہیں ایسا ہی نواح شام میں حذیفہ قریب المرگ شہید کو میدان جنگ میں پانی دیتے ہیں مگر ہر ایک یہی کہتا ہے پہلے میرے بھائی کو دو۔ اسطرح پانی پھر پہلے کے پاس واپس آتا ہے اور اتنے عرصہ میں سب واصل بحق ہو جاتے ہیں اور یوں یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود تنگی کی حالت میں ہوں) کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ ابو داؤد دمشقی بھی کیسے باہمت جوانمرد تھے کہ گھوڑا۔ بی بی۔ تلوار رہنے کیلئے باقی سب جائداد بیچ دی۔ ابو عثمان نے اپنے لڑکوں کو فروخت کر دیا۔ یہ تو سلف صالحین کا حال ہوا۔ اب تم اپنا حال سنو! پہلے یہ دیکھو کہ تم کونسی جماعت ہو؟ حضرات! آپ وہی جماعت ہیں کہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (وہ اخیر زمانے میں آنیوالا گروہ جو ابھی تک ان صحابہ میں شامل نہیں ہوا) جسکی شان میں وارد ہوا ہے۔ اسی اعتبار سے آپ صحابہ کرام میں داخل ہیں اور آپ میں بھی وہ پاک وجود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) موجود ہے جو تیرہ سو برس پہلے امیین میں موجود تھا جبھی فی الامیین رسولا منھم فرما کر آخرین میں کسی علیحدہ رسول کا ذکر نہیں کیا اسلئے کہ یہاں بھی وہی رسول مزکی، معلم کتاب و حکمت ہوگا جو پہلے امیین میں تھا۔ گویا مسیح موعود (اپنے آقا کے وجود میں ایسا فنا ہوا کہ خود وہی ہو گیا اسلئے حکم نفی وجود کا رکھتا ہے) یہ پہلا ثبوت ہے اس بات کا کہ تم میں رسول موجود ہے۔ (۲) پھر تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو چکا ہے اور فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (ہم عذاب نہیں دیتے جبتک رسول نہ بھیج لیں) پے در پے عذاب کا نزول۔ رسول کی موجودگی کا بھاری ثبوت ہے (۳) ہم سورۃ فاتحہ میں روز دعا پڑھتے ہیں کہ ہمیں وہ راہ دکھا جس پر ہم چلکر پہلے انعامیوں کے وارث بنیں جو اگلے منعم علیہ گروہ (انبیاء علیہم السلام) نے پائے۔ اور مغضوب علیہم اور ضالین ہونے سے بچا۔ اسمیں پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ میں یہ تینوں گروہ پیدا ہو جائیں گے۔ سو ہم ایک ایسی جماعت بھی دیکھتے ہیں جو کتاب اللہ کو وراء ظہورہم چھوڑ کر بے سروپا طالمودی روایات پر اعتماد کئے بیٹھی ہے اور فتوی فروشی اور لوگوں کا مال بالباطل کھانے اور کافر بنانے میں اپنے بھائیوں سے سبقت لیگئی ہے دوسری طرف وہ گروہ بھی موجود ہے جسکی شان میں کسی نے کہا ہے۔ دیکھو تو گرشان جو پوچھو تو مسلمان۔ پس تیسرے گروہ کی موجودگی بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امت شر الامم نہیں بلکہ خیر الامم ہے۔ میرے دوستو یہی وہ گروہ ہے جس کا امام وہ وجود باجود ہے جسکی خبر وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ اور وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ میں بھی دی گئی ہے ان دونو آیتوں سے ظاہر ہے کہ آخری زمانے میں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہونیوالے تھے (اسی لئے آنیوالے مہدی کی نسبت فرمایا کہ میرا نام اسکا نام ہوگا۔ حتی کہ والدین کا نام بھی ایک ہوگا اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوں گے مطلب یہ کہ میں ہی ہونگا۔ صرف جسم کا فرق ہوگا۔ جیسے چاند مختلف برجوں میں طلوع کرتا ہے مگر اسے تناسخ نہ سمجھ لیجئے۔ یہ بروز ہے جسکے معنی ہیں کسی کی روح و قوت میں آنا سو یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد مرسل ربانی کے ذریعے پوری ہو چکی ہے اسکی جماعت میں آپ صاحبان داخل ہیں۔ شکر کرو کہ جانوں کو میدان جنگ میں نثار کرنے کا ابتلاء ہم کو پیش نہیں آیا۔ صرف مال ہے جس کے خرچ کرنے سے ہمیں دریغ نہیں چاہیئے بعض لوگ چندہ طلبی پر اعتراض کرتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کیا اگلے انبیاء کرام علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں ہمارے رسول الثقلین (روحی فداہ) کو ارشاد ہوتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا (ان کے مالوں سے صدقہ لیکر جمع کیجئے تاکہ انہیں اس کے ذریعہ پاک کرو اور ان کا تزکیہ کرو) اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام صدقات رسول و امام ہی کے پاس جمع ہونے چاہیئے تاکہ وہ انہیں موقعہ و محل کے مناسب حال خرچ کرے۔ اگر اس وقت جہاد میں خرچ ہوتا تھا تو اب ایسے کئی محل ہیں۔ اول دیکھو لنگر خانہ جس سے یہ مقصود ہے کہ جو لوگ طلب حق و تحصیل علم و تحقیق حق کیلئے یہاں آتے ہیں ان کے خوراک پوشاک مکان وغیرہ کا انتظام ٹھیک رہے تاکہ وہ دلجمعی سے سیکھ سکیں۔ اور ان لوگوں کو بھی مدد پہنچتی رہے جو یہاں عارضی طور سے محض خدا کیلئے اقامت پذیر ہیں میرے ایک دوست نے مجھے کہا۔ کہ جتنے اصحاب وہاں موجود ہیں وہ چندے کا حصہ لیتے ہیں اگر آج تم لوگ امداد بند کر دو۔ تو یہ سب نوکر ہو جائیں۔ اسی وقت مجھے یہ آیت یاد آگئی جو میں نے پڑھ سنائی ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا وللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لا یفقھون۔ (یہی ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں جو رسول اللہ کے پاس ہیں ان کو خرچ نہ دو تاکہ ادھر ادھر منتشر ہو جائیں۔ آسمان و زمین کے خزانے تو اللہ کیلئے ہیں یہ سمجھتے نہیں) پھر میں نے کہا۔ بندہ خدا تم اتنا سوچو کہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں کیا انکی غیر معمولی لیاقت۔ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ اپنے وجہ معاش کیلئے ہرگز کسی کے محتاج نہیں اور اگر کمانے پر آئیں تو دوسرے دنیاداروں سے ہرگز کم نہیں رہ سکتے میں تو جہاں تک سمجھتا ہوں ان میں سے ہر ایک صرف دین کیلئے اپنی دنیا کا نقصان کرکے بیٹھا ہے۔ دوم مدرسہ جس کا فائدہ یہ ہے کہ پادریوں کی انجیلی تعلیم سے بچتے رہیں اور انگریزی کے ساتھ ساتھ اپنا دین بھی سیکھتے جائیں تاکہ یہ سب دنیا۔ دین کے رنگ میں آکر موجب اجر عظیم ہو۔ سوم۔ ریویو آف ریلیجنز یہ رسالہ تبلیغ اسلام کیلئے جاری ہے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بعثت کی اصل غرض یکسر الصلیب کو پورا کرنیوالا ہے چہارم الحکم و بدر کہ وہ حضور کی شان مہدویت کے اظہار کیلئے ہیں۔ پنجم چھاپہ خانہ جس کے ذریعہ معارف و حقائق سے بھری ہوئی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ ان سب کی امداد ہم پر فرض ہے کیونکہ آپکا دعویٰ تسلیم کرنے کے معنے یہی ہیں۔ یوں زبان سے کہدینا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں میں نہیں جانتا کیا فائدہ دیتا ہے جبکہ وہ ہماری تصدیق کا محتاج نہیں اگر اسے کوئی بھی نہ مانے تو بھی وہ مسیح موعود ہی ہے اسلئے کہ اس عہدہ پر خدا نے مقرر کیا ہے۔ کوئی ہم نے نہیں کیا۔ بس ہمارے ماننے سے یہ مراد ہے کہ اس کے کام میں تن من دھن سے مدد دیں۔ جتنا امداد سے پہلو تہی کرتے ہیں

اتنا ہی ایمان میں قصور ہے۔ دیکھو پچھلے سال جب زمینداروں کو معلوم ہوا۔ کہ ایک گھوڑی لینے سے نہر پر مربعے ملتے ہیں تو کئی لوگوں نے اپنے زیور اپنے مکان بلکہ اپنی زمینیں بیچدی تہیں۔ وجہ یہ کہ زمین ملنے کا یقین تہا۔ ایسا ہی اگر بہشت کی زمین کے وارث ملنے کا یقین ہو۔ توکیوں نہ بے دریغ مال خرچ کر دیا جاے اب تک اولاد و دولت کی محبت ایسا نہیں کرنے دیتی۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان

کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومسکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتر بصوا حتی یاتی الله بامره توبہ

اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بہائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے رشتہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے سست پڑجانے کا اندیشہ ہے۔ اور مکان جو تمہیں پسند ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہیں۔ تو انتظار کرو یہانتک کہ خدا کا عذاب آنازل ہو۔ پہر ایسی قوم کو فاسقین فرمایا جو مال خرچ کرنے اور چندہ دینے میں دریغ کرتی ہے۔ چونکہ انسان کو مال و دولت کی محبت بہت ہی ہے اسلئے کئی بار فرمایا (۱) وانفقوا

مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین۔ (جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے خرچ کرو پہلے اس سے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اور کہے اے میرے رب اگر تو مجھے کچھ مہلت دے تو میں صدقہ کروں اور صالحین سے ہو جاؤں)

(۲) لن تنالوا البر حتی تنفقوا (تم بر کو پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ خرچ نہ کرو) (۳)

یا ایها الذین امنوا انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة (اے ایمان والو خرچ کرو اس سے جو تمہیں ہم نے رزق دیا پہلے اس کے کہ وہ دن آئے جسمیں کوئی بیع دخلہ وشفاعۃ نہیں) پس صحابہ کرام میں داخل ہونا چاہتے ہو تو جلدی کرو۔ یہ وقت ہے کہ جب پورے طور سے فتوحات شروع ہو گئے (چنانچہ ہو رہے ہیں) اور وامتازو

الیوم ایها المجرمون کا وقت آگیا تو پہر خرچ کا وہ اجر نہ ملیگا جو کہ اب ملتا ہے۔ فرمایا

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة

من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا حدید

(جو لوگ فتح سے پہلے خرچ کریں اور لڑیں وہ برابر نہیں بلکہ بڑا درجہ رکھتے ہیں ان سے جو بعد میں خرچ کریں اور لڑیں) (۴) لقد تاب الله علی النبی والمهجرین والانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة توبہ (اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں ساتہ دیا بڑا فضل کیا ہے) پس اے میرے عزیزو۔ دل کہول کر چندہ دو اور ہر ایک قومی ضرورت کا لحاظ رکہو۔ اور اس کو اپنی سعادت و بہبودی کا وسیلہ سمجہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر احسان نہ جتلاؤ۔ کہ ایسے احسان جتلانے والے ہلاک ہوئے۔ یمنون

علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هدٰکم للایمان حجرات

(تجہ پر احسان جتلاتے ہیں کہ اسلام لے آئے کہہ دے مجہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکہو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکہتا ہے کہ ایمان کی ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو مبارک کرے اور مجہے اور سب بہائیوں کو اسپر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات)

انتقال

میرٹھ سے نہایت افسوسناک خبر آئی ہے کہ میرے مکرم مخدوم بہائی جناب منشی ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری میرٹھ کی اہلیہ کلان کا ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے شام انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصوفہ ایک دیندار اور مخلص احمدی خاتون تہی۔ خانصاحب موصوف اسکی بیماری کی حالت میں وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہے لیکن آخر وہ ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی تہی۔ خانصاحب موصوف کو کچہ شک نہیں ایک سخت صدمہ پہونچا ہے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ انکا اخلاص اور خدا تعالیٰ کے ساتہ سچا تعلق رضا بالقضا انہیں ضایع نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ خود انکی جزا ہو اور اس موقع پر انہیں خاص صبر عطا کرے مرحومہ کا جنازہ غایت پڑہا جاوے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

تازہ الہام

۱۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کہولا گیا۔

۲۔ فبصرک الیوم حدید

مبارکباد

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ بہبودی جان ماست

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین۔

اما بعد

نہایت مسرت اور خوشی کے ساتہ ظاہر کیا جاتا کہ میرے محسن و مخدوم زادہ جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب سلمہما اللہ الوہاب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے آخری امتحان میں کامیاب ہوئے اور سب سے اوّل رہے۔ میں اس کامیابی پر اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیخدمت میں خصوصاً مبارکباد عرض کرتا ہوں کیونکہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ موجہ اور قبولیت دعا کا نتیجہ ہے۔ میں مخدومی میر محمد اسمٰعیل صاحب کے واجب العزت والدین کو اور پہر حضرت ام المومنین علیہا السلام کے حضور جنکے حقیقی بہائی ہونے کا ڈاکٹر صاحب کو فخر حاصل ہے نہایت ادب اور صدق دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور عام مسلمانوں کے لئے بہی یہہ کامیابی قابل فخر ہے کیونکہ یہ پہلا احمدی اور مسلمان ہے جو میڈیکل کالج کے آخری امتحان میں پنجاب۔ یو۔ پی اور سنٹرل انڈیا میں اوّل نکلا ہے۔ (اتممتم ذو فرحہا)

یہہ کامیابی اور بہی مسرت اور خوشی کا موجب ہو جاتی ہے جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب اپنے زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتہ سچے مسلمان کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں اور ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتہ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک موثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں جسکی وجہ سے ہمیشہ کالج کے اوستاد آپ سے خوش رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری قوم اور حضرت مخدومی میر محمد اسمٰعیل صاحب کے والدین اور دوسرے متعلقین میر صاحب کی بہت بڑی بڑی کامیابیاں دیکہیں اور انکا وجود خیر و برکت کا موجب ثابت ہو۔ آخر میں میں پہر ایک بار اپنے مخدوم و محسن بزرگوں کو اس تقریب پر مبارکباد دیتا ہوں۔

احقر العباد خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر

ایک آنہ فنڈ کالج کے لئے

میں نہایت شکرگذاری کے ساتہ ان احباب کی فرستادہ رقوم کی رسید دیتا ہوں جنہوں نے قیام کالج کیلئے ایک آنہ فنڈ میں چندہ بہیجا ہے۔ یہ ایک آنہ ماہوار جو دو سال تک ہر احمدی دیگا ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔ اور اسکی زندگی اور بعد الموت بہی ثواب کا باعث ہوگا۔ قوم توجہ کرے تو کچہ بات نہیں جن احباب نے چندہ دیا ہے اور ان کی رقوم درج رسید نہیں ہوئی ہیں وہ اطلاع دیں۔

یہہ غلطی اکثر کیجاتی ہے کہ مختلف چندوں کے ساتہ تداخل کر دیا جاتا ہے اگر براہ راست یہہ چندہ بہیجا جاوے تو حساب میں غلطی کا احتمال نہیں رہتا۔ کالج کے آنہ فنڈ کا چندہ ایڈیٹر الحکم کے نام بہیجدیا جاوے لیکن کوپن پر جلی قلم سے آنہ فنڈ اور تفصیل درج ہو۔

رسید زر موصولہ یہہ ہے

جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی ۱ دو سال کیلئے ۱
جناب منشی غلام سرور صاحب بذریعہ اسمٰعیل خان ۱۲
منشی عبد العزیز صاحب ہیڈ ماسٹر متہرا کس ۲ سال ۱
نامعلوم الاسم بذریعہ غلام دستگیر شاہ ٹکٹ ۸
اہلیہ منشی گلاب خانصاحب سب اوورسیر ۲ سال ۱
بابو محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافس مین الہ آباد ۱۲
معرفت ۸
بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر ستہ کوال ۱۲
معرفت ۱۵
منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی چندوسی ۱۰
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دو سال کے لئے ۱
سید اسد اللہ شاہ صاحب گرداور پنڈی گہیپ ایک سال ۱
منشی محمد مقبول صاحب لکہنو ۶ ماہ ۱۲
بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ ۲ سال ۱
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لاونس پور ۱۲ ۵ ماہ کیلئے
منشی ذوالفقار علیخانصاحب میرٹھ ایک سال ۱
ضیاء الدین طالب علم اسلامیہ کالج لاہور ۸
مستری محمد عمر صاحب جہلا لپور جٹان ۱۲
مولوی غلام نبی صاحب قادیان ۱
مولوی یار محمد صاحب قادیان ۳

اطلاع

عام طور پر دیکہا گیا ہے کہ حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کے نام پر جو خطوط آتے ہیں انمیں اکثر صاحب اپنا نام یا تو لکہتے نہیں یا لکہنا بہول جاتے ہیں۔ دوسرے اون کے جواب کیلئے ٹکٹ بہی ہوتے ہیں پس ایسے خطوط کا جواب بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور چونکہ خطوط کثرۃ سے آتے ہیں اور

نامے دکھائی ہے سو السلام -

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے قلم سے اُسپر میرا نام لکھا ہے - میں عادتاً اسکو ملی رّدی میں پھینک دیتا اور اُن گالیوں اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو اسمیں حضرت حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت کی گئی ہیں - ایک قادیانی جج کو ایک ذلیل جھوٹھی مستغیث کے خلاف فیصلہ دیکر کیوں اشتعال آنا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ مُنہ میں بڑبڑاتا یا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے ذلیل ذلیل ہے - جج جج ہے - اُسکی یاوہ ہوا یا وہ گوئی کوئی آندھی نہیں جس سے اُسکی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جاوے گی - مگر اس رسالہ کے نام نے تحریک کی کہ اسپر کچھ لکھنا ضروری ہے اسلیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے " شہادۃ قرآنی " رکھا گیا ہے - اللہ تعالےٰ دانا و بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دلمیں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے - قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اُسے کوئی نہ مانے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الفت کو نہ چھوڑے اُسپر لعنۃ - اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُسپر بھی لعنۃ غرض مینے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اسکے جواب یا کشف حقیقت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - حضرۃ مسیح موعود علیہ السّلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرنا اُس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان حاشا کو حیرانوں اور ظلمۃ کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافۃ راشدہ** کے سبب سے ہے - میں کسطرح کسیکو یقین دلاوں اور اپنا سینہ دکھاوں کہ میرا مذہب کیا ہے - مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز ہو - میرا مذہب جسپر میں علیٰ وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اُسکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اُس کا مخالف ہوں - مینے حضرت **ابوبکر اور عمرؓ** اور اُن کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود** کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے + خدا تعالیٰ کے کلام نے مومنوں کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں

اور خدا تعالیٰ کے کام نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً اُن کا ثبوت دیا ہے وہ علامتیں کامل طور پر حضرت **ابوبکر اور عمرؓ** میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں میرا ان برگزیدوں کو ماننا اُنپر میرا احسان اور منت نہیں ان کی صداقت کی بیّن دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں اللہ تعالےٰ گواہ ہے اور اُسکی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسی کی تائید میں مجھے کوئی شہادت نہیں ملی - اور وہ دل بڑا خبیث اور ملعون ہے جو دیدۂ و دانستہ قرآن کریم کی شہادت سے مُنہ پھیرے یا صریح نصوص کو پاکر اپنے باطل خیال اور رسم و عادت کی پیروی پر اصرار کرے +

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں - معرفت الٰہی کی سچی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا - اول اول جب مینے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جاوے گا - حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو نے خدا سے توفیق پاکر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک جستجو میں استقامت اختیار کی اسکا نتیجہ وہ تحقیق اور حق و صدق ہے جسپر میں بحمد اللہ بصیرۃ اور شرح صدر سے قائم ہوں - اس لمبے عرصہ میں مینے عیسائیوں کی ردّ اسلام کی کتابوں اور ان کی الٰہیات اور تواریخ کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا - شیعوں کی معتبر اور مبسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا - افسوس میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ حضرت یسوع کی الوہیّت اور کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسین کی استحقاق خلافۃ یا خلیفہ بلا فصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے کیا فرق ہے - بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا رخ توجہ اسطرف ہے کہ خدا کے راستباز نبیوں کی لائف میں عیب نکالے جائیں اور حضرت یسوع کے فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار مانکر انھیں گنہگار ثابت کیا جاوے - لاکھوں کتابیں اس بے سود کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا ہے جنمیں تمام نبیوں اور آخرکار ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر

حملے کیے ہیں اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں - اب تھوڑے دنوں سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت شروع کی ہے - تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان میں ضمیر ہی نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں کیونکہ اسطرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق کے لیے ایک معیار قرار دیں - توریت میں انبیاء بار است بازوں کی علامات - اعمال اور نتائج اعمال لکھے ہیں سب سے اکمل اور ذی عزم اور مظفر و منصور نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت موسیٰ پیش کیے گئے ہیں - اُن کے ثبوت نبوۃ میں اور اس راہ اور ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار بیّن اور نشان عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا یا بالفاظ دیگر یوں کہو اور سمجھلو کہ وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا بلکہ نامراد و ناشاد رہیگا - محض تحکم اور کورانہ تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اُسکے افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا - اُس کے افعال اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعفوں کو دوسرے نبیوں کی لائف میں پاکر اُنپر نکتہ چینی کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے - سر ولیم میور کے دلمیں یہ بات کھٹکی ہے - وہ لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا ہے لکھتا ہے کہ اسمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسالۃ اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے - اور یسوع چند کمزور مچھیروں کے سوا کسیکو قابو میں نہ لا سکا پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ تحرو نمود چاہتے تھے اسلیے بہت سی جماعت جمع کر لی - اور یسوع خدا تھا اسنے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر کرے اسنے خاکساری اور کم نامی کو پسند کیا اگر وہ چاہتا تو ایک جہان کو اُلٹ دیتا - اب ہے کوئی رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو نے پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کر لیا کہ وہ خدا تھا اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور ویسا کر سکتا تھا انسانیت کا ثبوت اور بیّن ثبوت تو اُسنے کمزوریوں - نامرادیوں اور ناکامیوں سے دیا - اور خوب دیا - بحث طلب یا ثبوت طلب

تو اُس ناتوان بشر کی الوہیّت تھی بشری حاجات میں ہوتا ہی اُس کے لیے ہزاروں دقتیں تھیں - اگر اس بھیس میں وہ آخر کار ثابت بھی ہوتا اور بڑی کارگزاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا - خدا بنتا یا خدائی کا ثبوت دینا پھر اس کمال میں جسے پاخانہ پیشاب کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا - مگر افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا - خدا رحم کرے ٹامس کارلائل پر - اُس نے بھی عجیب حیرت انگیز کام کیا ہے اُس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ میں بیہودی پیرایہ کے مضمون کے لیے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکو نہیں چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا ہی نہیں +

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت کے راستبازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو تولتے - مگر انھوں نے یسوع کی خدائی کے لیے بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں دیا - اور اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ یہ ہوا کہ راستبازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا +

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حالت کے بیان یا گذشتہ زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ کے تابعین کے تبع تابعین کے اور اس سے بھی پیچھے آنے والے اہل سنّۃ کے علماء و آئمہ کے عیوب و مثالب تلاش کریں - اس نیک اور خوشبودار کارگزاری کو ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اُنپر ناز کیا ہے - اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں بالاستقلال بلا ذکر غیرے کسی اپنے بزرگ اور پیشوا کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اُس سے بڑھ کر بھی ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ اُن و ہمی افسانہ کے دیووں اور جنوں کو فرضی کہانیوں اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر کھڑا دیکھتا ہے - ان کے مناقب اور فضائل کی کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانیوالی دیوار قہقہہ ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں اس وہم پرست یا انسان پرست یا بُت پرست قوم میں بڑا علامہ اور بڑا محقق ملا حلی ہوا ہے جس کی کتاب منہاج الکرامہ پر

بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنت کے رد اور تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے۔ کچھ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب بیان کیے ہیں اور جا بجا اپیل کرتا اور داد چاہتا ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبداللہ ارشاد علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع میں گل سرسبد کے طور پر ثبت کرتا ہے۔ ملا حلّی نے اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے توہمات کے ثبوت میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں مان لیا جاوے جیسا کہ ہر زمانہ میں لوگوں کا طریق رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے۔ بڑی صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں ان ہزاروں آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دیتا کہ ان بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں ان آیات کا جائز مورد اور باستحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کو شاعرانہ تک بندیوں کے زور طبع سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان با ہزار داستان بنے جبکہ وہ اسکا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابل ناکام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اسکی شہادۃ سے کیا تعلق۔ اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل اور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خدا ترس دل لیکر آؤ فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے +

عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اس بارے میں کی ہے کہ یسعیاہ نبی کا فلاں باب اور یرمیاہ کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! اتنی سمجھ نہیں کہ یہ تو تمھاری حسن کارگزاری اور مہربانی ہے یا تمھارے بڑوں کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو مستعار کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق ان خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو ان آیات میں مرکوز ہیں اور کیا اس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو ان کرم کیلئے اور شاندار اور پر جلال وعدوں کا مورد بنایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل با آسانی ممتاز ہو جاتا مگر افسوس بت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریکی راہ سے اٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلہ ہمت بناتے۔

اب میں اس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں اور پچھلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دار مدار رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و فضل سے دیکھنا اور دکھاتا ہوں کہ اس آیت سے کہاں تک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔ وہ آیت یہ ہے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۔ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ
ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمھارا دوست اللہ ہے اور اس کا رسول اور مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اسکے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے۔ یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اسے اس کا مصداق بنا دیتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے کلام اور کام کی شہادۃ اس علی کی حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح بے ایمانی ہے کہ کسی اور کو اسکا مصداق پیش کیا جاوے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ ان کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور اور چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ انکے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ۔ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے قصوں اور افسانوں کی بنا پر جو خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور مبتدعانہ عقائد کے سرجوش ہیں۔ اگر کتاب اللہ میں اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور معین شخص کا نام تو اسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اس کا مصداق بنالو۔ مگر نہیں خدا تعالیٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے۔ وہ نور ہے۔ وہ قول فصل ہے۔ وہ حکم ہے۔ اسمیں ہدایت اور رشاد ہے۔ خدائے علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دغدغہ کے قفل کو کھول سکتا اور پورا حال بتا دیتی ہے وہ ہے فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۔ یعنی خدا کے اس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور ان پر فتح اور نصرۃ اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابوبکر و عمر کا گروہ ہے۔ ولله الحمد۔ یہ ہے سچا فیصلہ خدا کے کلام اور اسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹی کہانیوں کو کون سنتا ہے کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور ان کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے۔ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آج تک رونا اور پیٹنا اس بات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق ان لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اس نے کامیاب اور مظفر اور اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الله ان دردی ہوا - بقول ان کے خدا نے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مکنونہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامت کا قائم اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم ۲۳ تیئیس برس تک اسی ادھیڑ بن میں رہے۔ رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے۔ ایک زبردست قاہر بی بی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ سے کنایہ سے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی یار لوگوں کو کہدیتے۔ مگر ایک بھی نہ بنی نہ خدا کی چلی۔ نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اس چودہ طبق کو انگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلا فصل کرسی سے اٹھا نہ سکا +

خدا ترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اس تصویر کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا وصی ہے قبول کر سکتا ہے۔ افسوس اس ناعاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں۔ کاش اگر پہلا مدعی یا مدعی بنایا گیا شخص ناکام و ناشاد ہوا تھا تو بارہ تیرہ بزرگوں کے نسبی سلسلہ اور مرشدوں کے سلسلہ میں ایک آدھ ہی کامیاب ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا اتنی لمبی ناکامی یا دشمن کامی کس بات کی دلیل ہے یہ سب کچھ خدائے علیم و حکیم نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا اس لیے کہ ایک بڑے شرک اور

خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن اور واضح دلیل ہے +

مینے خدا کے لیے خدا کی رضا جوئی کے لیے یہ پیش کیا ہے اور میں خدائے غیور قادر کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اگر وہ نصرت اور غلبہ اور فتح وظفر کی علامات و آیات جو خدا کی کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کردو تو اول المسلمین میں ہوں **ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم** - اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھکر بتائیں کہ کہاں تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو انھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "اے بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں ان کے حق میں نازل ہو سکتی ہیں جو مدۃ العمر زیر آیت انما المشرکون نجس رہ چکے ہوں یا اُس خاقی اسد جانباز آنحضرت صلعم کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک چار عالم میں پڑی ہوئی ہے۔" ای دانشمند سوچ اور کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جسنے ایک عالم کو ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا " نازل ہو سکتی ہیں " جب تمھاری زبانیں ایسے فقرے بولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے دل سے مشورہ نہیں کر لیتیں ایسا ہی تمھارا وہ بیہودہ اور بےمعنی فقرہ ہے جو حضرت علی کی نسبت خلیفہ بلا فصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹ پر افسوس کہ واقعات حقہ اسکے منہ پر سیاہی تھوپ میں اور پھر منہ پر لپوڈر ملکر مردود کے حلقہ میں آئے۔ جیسے درحقیقت خلافۃ متمکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے کوئی ممبر بھی نہ ملا ہو اُسے خلیفہ بلا فصل کہنا بیجا جھوٹھ اور دلیرانہ جھوٹھ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ "نازل ہو سکتی ہیں" ابجد ناشناس "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہوئیں خداتعالے کے کلام نے خلفائے راشدین اور مومنین صالحین کے نشان مقرر کیے اور خدا کے کام نے حضرت ابوبکر او عمر اور آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را - رہا تمھارا ان خلفاء اللہ کو مشرک اور نجس کہنا یہ تمھاری وہ عادت اور فطرت ہے جو تمھیں نصاری سے وراثت میں ملی ہے۔ انسان کی لعنۃ اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنۃ ایک جھوٹھ ہوتا ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنت وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جسپر پڑتی ہے اُسے کہیں کا نہیں چھوڑتی -

شعر

لعنت آں است کہ از سوے سماہی بارد
لعنت بد گہراں است یکی ہرزہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنۃ جس قوم پر پڑی کیا وہ خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی یا اُسنے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنۃ کا واقعی نتیجہ ہے قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حریفوں کی غلامی کے جوے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے بیوطن ہونا۔ گوشہ نشیں کرنا اور مخذول و مطرود ہونا ۔ اس لعنۃ کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنت کے بعد یہ سب ذلت کی ماریں اُنپر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمھاری اس بیوقوفی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سیکڑوں برسوں سے یہ دشمنان اہل بیت لعنت " کا وظیفہ پڑھکر اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں نشانہ بناتے ہو ان لوگوں کو جنھیں زندگی اور موت میں وہ بڑی سے بڑی کامیابی ہوئی کہ جس کی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں۔ کبھی بھی تمھارے بڑوں نے نہیں سوچا کہ خلافۃ اللہ پر بلا فصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکن دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خداتعالے کے وعدوں کے ایفا کا زریں تاج پہنکر اسکی رحمت اور اُسکے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور جلنے بھُننے والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنیوالے مر گئے اب ان زنانہ گالیوں سے درحقیقت کیا بنتا ہے چھوڑو اس خبیث مشرب کو جس سے نامہ اعمال سیاہ کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت نمونہ ہے اُن دو ہزار آیتوں کا جو مولوی حلّی نے اپنے مذہب کے ثبوت میں لکھی ہیں اور جیسے منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھکر خدا کے قدرسیوں اور خلفاے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے۔ اسطرح یہ لوگ اپنے آئمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی آیات کا یا یوں کہلو کہ ان گونگوں کی طرف سے خود چالاک زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں +

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک اور عجیب کام کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا اور میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے۔ اس طفلانہ خوشی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہوگا ایک دانشمند سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمھارا اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو ایسا ہی ہے جیسا تمھارا ہمیں اور ہمارے منصور بزرگوں کو گالیاں دینا۔ اسکا فیصلہ عنقریب خداتعالی کی وہ مغفرت اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کے طور پر نازل ہو کر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا اُلٹا سیدھا کرنا خداتعالے کا کام ہے **یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتب + قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر**

اب تک مینے صرف اتنا دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معبود کی تائید سے کہاں تک تعلق ہے۔ سو الحمدللہ صاف طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت انما ولیکم اللہ الآیہ اور اسکی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معصومین و مغفورین علیہما السلام اور اُن کے اتباع کے سوا اور کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کی تردید میں قرآن کی کونسی شہادۃ ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو رکھا ہے شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی۔ اس گوجی (پنجابی لفظ) اور مکروہ ترکیب سے مرکب فقرہ کو پڑھ کر خیال اسطرف جا سکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہوگی مگر جیسا کہ ان تمام باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے بیہودہ نکتہ چینی اور یاوہ گوئی سے رسالہ کو بھر دیا گیا ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بُرا کہا ہے اور قرآن کریم میں اُن کی یہ تعریف ہے۔ اس یاوہ گوئی اور رانگ بے ہنگام کے ضمن میں حضرت امام مفترض الطاعۃ رسول معصوم علیہ السلام کی ذات پاک پر حملے کیے ہیں +

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور ان سفید کاغذوں کا منہ اپنے نامہ اعمال کی طرح کالا کرنے والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیونکر ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ درجہ خدا قرار دیا جا سکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ جانتے ہو نواصب اور خوارج کیا کہتے ہیں حضرت امام علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑو اُن کی ضخیم جلدوں کی کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے مثالب و معائب سے بھری پڑی ہیں آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو اور نمونہ کے طور پر پادری عماد الدین امرتسری ٹھاکر داس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مؤلفوں نے کس قدر ناپاک باتیں ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ بتاؤ کیا اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو اور اصول موضوعہ کے طور پر اسبات کو مانتے ہو کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کیے جائیں وہ برگزیدہ خدا نہیں ہوگا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیے۔ معیار یہی ہے کہ جس شخص کی تائید میں خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادۃ دیں وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وصی ہے وہی عیسیٰ موعود ہے وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں نہ کسی کا رد ہے نہ قبول۔ **اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ** بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالی نے ابتک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمان و زمین سے ہزارہا نشان دکھا کر ثابت کیا ہے کہ آپ منجانب اللہ ہیں اسلیے کہ منصور و مؤید ہیں خداتعالی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ ان تمام چھوٹی اور جزوی نکتہ چینیوں اور ذاتی خردہ گیریوں کا کافی اور شافی جواب اسطرح دیتا ہے کہ اپنے ماموروں کو ایک فیصلہ کن بین فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے وہ اُن میں اور اُن کے بیرحم دشمنوں اور

ناپاک معترضوں میں امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اُس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہیں جیسا کہ اُن کا دشمن انکی تصویر دکھاتا ہے تو خدا تعالےٰ انکی تائید کیوں کرتا ہے۔ اور کیوں اُن کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اُس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہیں سخت ذلیل کرتا اور آخرکار اُن کا نام ونشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہیں اُن تمام جزدی نکتہ چینیوں کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا فتحنا لك فتحاً مبيناً ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر۔ الآیہ یعنی اسبات کے ثبوت کے لیے کہ تو (ای محمد) مغفور ومعصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں تمام بیجا اور ناروا ہیں) ہمنے یہ کام کیا ہے کہ تجھے فتح مبین دی ہے اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جائے گا کہ تو راستی پر تھا اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لا معلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت میں مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہیں ہو سکتا۔ جب سے قریش اور اُن کے حلفا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ شروع ہوئی وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے کہ آخرکار مکہ جس کے قبضہ میں آئیگا وہی حق پر ہوگا اور اُس کی جانب داری اختیار کریں گے۔ آخر خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے۔ لیکن الحمد للہ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اُسکو کبھی سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اُس کے دعوی کی تائید نہیں کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہیں فالحمد لله على ذلك حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه۔

حضرت حجۃ اللہ امام مفترض الطاعۃ میرزا غلام احمد قادیانی کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اُسوقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے خدا تعالیٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے مگر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھاوے۔ فانتظروا انی معكم من المنتظرين فقط

خاکسار عبد الکریم۔

دار الامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت اور بزرگان ملت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

۲- موسم میں برساتی رنگ پیدا ہو گیا ہے ہفتہ زیر اشاعت میں اچھی بارش ہو گئی۔

قومی ضروریات قابل توجہ قوم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے جو گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا گیا تھا کہ کم از کم ہزار روپیہ ہر وقت محفوظ رہنا چاہئے۔ ہرچند یہ رقم بہت ہی قلیل ہے لیکن ابھی تک اسپر کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ صرف بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لودہانہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بہت جلد ایک روپیہ بھیجدیں گے جیسا کہ خریداران الحکم سے چاہا گیا ہے اللہ تعالےٰ بابو عبد الرزاق صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے سابق بالخیرات ہونے کے لئے قدم مارا ہے۔ میری اپنی یہ رائے ہے۔ کہ اگر خریداران الحکم پسند کریں تو اس ایک ہزار کے لئے ایک روپیہ ایک آنہ کا وی پی بھیجکر اسقدر چندہ منگوالیا جاوے۔ پس اگر کوئی صاحب اس تجویز کے مخالف ہوں تو وہ اطلاع دیدیں ورنہ ۱۰- اگست کے الحکم کا بہت بڑا حصہ اس چندہ کے لئے میں وی پی کر دونگا۔ آخر یہ کام ہونے ہیں اور ہم سب نے ہی مل کر کرنے ہیں۔

شیرازۂ قوم کے لئے میں نے ایک ہزار فہرستیں شایع کی تھیں جن میں سے بمشکل پچاس واپس آئے ہوں گے۔ اس قومی حرکت پر میں کیا کہوں؟ اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے اور ہمیں کام کرنے کی توفیق اور طاقت دے؟ اسکا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے کہ میں تھک کر خاموش ہو جاؤں لیکن ناظرین الحکم یاد رکھیں میں انشاء اللہ تھکتا نہیں یاد دلاتا ہی رہونگا جب تک کہ یہ خواب غفلت میں سونے والے بیدار نہ ہوں۔

پیسہ اخبار کا مقدمہ لاہور میں

چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

خدا تعالےٰ کے ماموروں اور راستبازوں کی بیجا مخالفت اور انکا استہزا اور توہین کسی نہ کسی وقت اپنا نتیجہ پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتی چونکہ اللہ تعالےٰ انسان کی شوخیوں اور شرارتوں پر جلد بازی نہیں کرتا اور جھنجلا کر اسے نہیں پکڑ لیتا بلکہ اسے اپنی خطا کاریوں سے باز آنیکا ہر طرح سے موقع دیتا ہے اسلئے نادان اور کوتاہ اندیش انسان اپنی جان پر ظلم کرتا اور اس استہزا اور توہین کے سلسلہ میں ترقی کر جاتا ہے آخر خدا تعالےٰ اسے اپنی گرفت کا مزا چکھا دیتا اور اسے آگاہ کرتا ہے۔

لاہور کے پیسہ اخبار نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اہانت اور آپ کے سلسلہ حقہ کی بیجا مخالفت میں جسقدر زور مارا ہے وہ ناظرین الحکم اور دوسرے لوگوں سے مخفی نہیں ہے۔ مینے ہمیشہ مسٹر محبوب عالم صاحب کو زبانی اور الحکم کے ذریعہ بھی دلی ہمدردی اور خیر خواہی سے بارہا سمجھایا کہ آپ خدا کے صادق مصدوق موعود کی ایسی بیجا مخالفت جسمیں بیجا شوخی اور استہزا پایا جاتا ہے چھوڑ دیں کیونکہ ایسی باتوں کے نتائج آخر برے ہیں خدا تعالےٰ کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اسکے مرسل کی ہتک ہو۔

لیکن میری ان ہمدردیوں کو ہمیشہ استہزا کے رنگ میں دیکھا گیا اور پہلے سے زیادہ مخالفت بیجا کا اظہار کیا گیا۔ تہتک آمیز کارٹون خدا کے برگزیدہ خلیفہ کے متعلق شایع کئے گئے اور مقدمہ گورداسپور کے حالات کے ضمن میں جس طریق سے ممکن ہوا خفیف کرنے کے طریق اختیار کئے گئے لیکن وہ شخص لوگوں کی مخالفت سے کب ذلیل ہو سکتا ہے جسکی حمد آسمان پر خدا کرتا ہو۔ بہرحال ایک لمبی دوڑ کے بعد مسٹر محبوب عالم اور انکے خاندان نے ایک ایسی آسمانی بلا نازل دیکھی جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ ہمدردی اس معاملہ میں مسٹر محبوب عالم اور اسکے خاندان کے ساتھ مجکو ہے اور میں اس شخص کو بڑا ہی دون ہمت سمجھتا ہوں جو کسی کے گرفتار بلا ہونے پر خوش ہو چنانچہ اس ہمدردی کا (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مسٹر محبوب سے ہے) تازہ ثبوت یہ ہی جو مجھے معلوم ہوا ہے کہ ظہور احمد مستغیث سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے وکیل چیف کورٹ لاہور کے پاس اس غرض سے گیا کہ وہ اس کے مقدمہ میں پیروکار ہوں یا قانونی مدد دیں لیکن خواجہ صاحب نے اتنا بھی پسند نہیں فرمایا کہ وہ اس شخص سے کلام تک کریں چہ جائیکہ اسکو قانونی مشورہ دیں۔

انسانیت کی لحاظ سے بیشک مسٹر محبوب عالم کیساتھ میری ہمدردی ہے لیکن میں یہ بھی ناپسند کرتا ہوں کہ اس بلا اور تکلیف کے جو انہیں سبق دینے کیلئے نازل ہوئی ہے اخبار سے انہیں عبرت نہ دلاؤں۔

یہ موقع ہے کہ مسٹر محبوب عالم اپنی اندرونی اصلاح کریں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے معاملات کو صاف کریں خدا تعالیٰ کے حضور رجوع کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ مینے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں چند سطریں اس مقدمہ کے متعلق اشارۃً لکھی تھیں۔ اب باقاعدہ وہ مقدمہ عدالت میں دائر ہو گیا ہے ۱۲- جولائی کو ظہور احمد مستغیث کے بیان بھی ہو گئے ہیں اور پولیس نے جو چالان کیا ہے ۱۵- جولائی کو مسٹر ہیرس صاحب بہادر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا ہے صاحب موصوف نے پیروی کیلئے سرکاری وکیل کو حکم صادر فرمایا۔ آئندہ تاریخ پیشی ۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء مقرر ہوئی ہے۔ ممکن اور مناسب ہوا تو روئیداد مقدمہ درج کر دی جائیگی۔

آخر میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ہمعصر زمیندار نے پنجاب سماچار کو اس امر پر ملزم کیا ہے کہ کیوں اس نے پیسہ اخبار کے متعلق واقعات کو پبلک کیا ساتھ ہی الحکم کے گذشتہ نوٹ کو بھی اسنے ناپسند کیا ہے۔ ہرچند معزز ہمعصر سے صرف پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا باعث تہا جبکہ علی یوسف صاحب المؤید (قاہرہ) کے خلاف ایک مقدمہ مصر میں چلایا گیا تہا تو مصر ہمارے پنجاب اور ہندوستان کے اخبارات نے بھی اسپر مضمون لکھنے اور طبع آزمائیاں شروع کر دیں تو مصر میں تو ایک طوفان بے تمیزی پیدا ہوا کہ بعض سنجیدہ اور متین لوگوں نے محض اس ایک عقد کی وجہ سے (حالانکہ وہ ایک نکاح کا معاملہ تہا) المؤید کا پڑھنا بھی چھوڑ دیا تہا۔ اور غالباً پیسہ اخبار میں بھی اس کے متعلق مضامین نکلے اور ایسا ہی مسٹر ..... کے متعلق جو مقدمہ ہوا اسپر کیا کیا حاشئے چڑھے ہیں۔ مدار المہام دکن کے نکاح پر کیوں لے دے کی گئی؟ ان امور پر گہری نظر کرنے کے بعد وہ بتائیں کہ پیسہ اخبار کے متعلق اگر سماچار نے کچھ لکھا تو کیا خلاف کیا۔ ہاں اگر اپنی ایسی کمزوریوں کو جنکا برا اثر پبلک پر پڑتا ہے چھپا لینا انسانیت کا اعلیٰ فرض ہے تو افسوس ہے میں اس فلسفہ کو سمجھ نہیں سکا۔

خبرونکا گلدستہ

مانانوا:- کوہ مانانوا واقع جزائر سینڈوچ اس لحاظ سے دنیا مین سب سے اونچا پہاڑ ہے کہ اوس کی چوٹی براہ راست سطح آب سے ۱۳ ہزار ۶ سو پچاس فیٹ بلند ہے۔

ملکی پیداوار- جرمنی کے ۶ کروڑ باشندون مین سے ۵/۶ حصہ صرف اپنے ہی ملک کی پیداوار پر بسر اوقات کرسکتا ہے۔

چین کی آبادی:- چین کے صرف اٹھارہ صوبون کی آبادی مع منچوریا کے چالیس کروڑ ستر لاکھ یا بہ نسبت سلطنت برطانیہ کے ستر لاکھ زیادہ ہے۔

طغیانی:- جنوبی افریقہ کا مشہور دریا ٹوگیلا ایک بار ایک ہی رات مین پہاڑ پر طوفان رعد آنے کیوجہ سے ۸۰ فیٹ بڑھ گیا تہا۔

قحط الرجال:- رینک ہرلین واقع ہنگری مین ایک عورت محض اس وجہ سے لوکل مجسٹریٹ بنائی گئی کہ اوس جگہ کے تمام بالغ مرد امریکہ کو چلے گئے اور کوئی شخص ایسا نہین رہا جو اس عہدہ کو پُر کرنے کے قابل ہو۔

عورت پریسیڈنٹ: سلطنت متحدہ کے سپریم جسٹس بریورنے وسر کالج کی زنانہ طالب علمون کو لکچر دیتے ہوئے کہا کہ ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ وائٹ ہاؤس واشنگٹن مین کوئی عورت پریسیڈنٹ بنکر بیٹھے گی۔ جس سے امریکہ کو وہی عزت حاصل ہوگی جو انگلستان کو ملکہ وکٹوریہ سے حاصل ہوئی۔

عجیب دہوپ گہڑی:- ڈروڈ ہل پارک واقع بالیٹمور (امریکہ) مین ایک عجیب دہوپ گہڑی ہے جو دنیا کے متعدد مقامات کا وقت بتاتی ہے اس کے بنانے والے کا نام پیٹر ہملٹن ہے۔

دربار:- پرنس آف ویلز بمبئی اور کلکتہ دونو مقامات پر ملاقاتی دربار منعقد کرین گے۔

توسیع ریلوے:- ریلوے بورڈ نے لوکل گورنمنٹون کو موجودہ لائنون کی توسیع یا جدید ریلون کی تعمیر کے متعلق وہ تجاویز پیش کرنے کی ہدایت کی ہے جن سے اون کے صوبجات کو فائدہ پہونچنے کی امید ہو۔

طاعون:- ہفتہ مختتمہ یکم جولائی مین کل ہندوستان کے اندر طاعون سے ۲ ہزار ۲ سو ایک موتین ہوئین۔ جن مین سے پنجاب مین ایک ہزار ۲ سو ترپن تہین۔ احاطہ بمبئی ۵ سو ۱۹۔ صوبجات متحدہ ۱۳۲ برہما ۱۶۷۔

بارش- غازی پور مین ۲۰ دن کی سخت گرمی کے بعد شدید بارش ہوئی۔ چہار شنبہ گزشتہ کو آگرہ مین بہی بہت دیر تک موسلا دہار پانی پڑتا رہا۔

عجیب خبر- مدراس میل کو بلاری سے خبر ملی ہے کہ وہان کو سوامی جی وارد ہین۔ لڑکے اونپر پتھر پہنکیتے ہین۔ جو چاندی اور تانبے کے سکے بنجاتی ہین۔ سوامی سو کہے پتے پہنکیتے ہین اور وہ پھول بنجاتے ہین۔

مسلمان طلبہ:- یونیورسٹی الہ آباد کے امتحان انٹرنس مین بمقابلہ ۸۷۳ دیگر اقوام کے ۲۷۱ مسلمان کامیاب ہوئے۔ اسکول فائینل کے امتحان مین ان کی تعداد ۴۸ بمقابلہ ۳۵۶ کے ہی۔

برقی روشنی:- نارتھ ویسٹرن ریلوی مین برقی روشنی اور برقی پنکہون کا انتظام امتحاناً چند ہفتون کے اندر ہو جائیگا۔

خدا مد- پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقع پر جو فوجی قواعد دہلی مین ہوگی اسکا کل خرچ بالکل علیحدہ رکہا جائیگا۔

مراجعت- سر چارلس رِواز ولایت سے والپس ہوکر ۲۹ ستمبر تک بمبئی پہونچ جائینگے اور وہان سے سیدہے شملہ جاکر لفٹنٹ گورنری پنجاب کا چارج لین گے۔

شیکسپیر کا ڈراما:- ولایت مین ایک شخص کو شیکسپیر کا ایک قدیم ڈراما ملا ہے۔ جس کی قیمت ۸ سو پونڈ لگائی جاتی ہے۔

روس کی حالت- روس کی حالت روز بروز خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ بقیہ بیڑے بہی آمادۂ بغاوت ہین۔ پولیس کے افسرون نے فوجی خدمات انجام دینے سے انکار کردیا ہے۔

نعش برآری کا کام- جنوبی افریقہ کی طوفان باد اور شکست ذخیرۂ آب سے جو لوگ مکانات کے نیچے دب گئے تہے۔ آن کی نعشین ابھی تک نکالی جارہی ہین۔

مزید تحقیقات- مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایم ڈلیانس وزیر اعظم یونان کے قاتل ہی نے اس کی بی بی کو بھی قتل کیا تہا۔

تخفیف- سُنا جاتا ہے کہ روسیون نے دریائے سیحون کے شمالی کنارے کی فوج مین تخفیف کردی ہے۔ روسی ترکستان مین بدامنی کی افواہین پھر گرم ہین۔

جواہرات کی چوری- ڈچز آف ویسٹ منسٹر کے جواہرات کی چوری مین ایک چوکیدار پکڑا گیا ہے۔ ان جواہرات کی قیمت ۶ ہزار پونڈ تھی۔

ریلوں سے حادثات- پچھلے سال ہندوستان کی ریلون سے (۱۱۵۶) آدمی ہلاک اور (۱۰۸۹) مجروح ہوئے تہے۔ اور بذریعہ ریل خودکشیان پچھلے سال (۱۴۲) اور گذشتہ سے پیوستہ سال مین (۱۴۳) ہوئی تھین۔

روشنی کا ٹھیکہ کانپور کیلئے برقی روشنی کا ٹھیکہ میسرز نگ سدرلینڈ اینڈ کو-کو دیا گیا ہے۔

سر ولیم نکلسن: ولایت کے اخبارون مین خبر شائع ہوئی ہے کہ لارڈ کچنر کے سٹاف کے چیف سر ولیم نکلسن مقرر ہوگئے۔ کیونکہ اونہون نے جبرالٹر جانا منظور نہین کیا ہے۔

توسیع:- ہز ایکسلینسی لارڈ ایمپتھل کی مدت حکومت مین اپریل آئندہ کی توسیع کردی گئی ہے۔ تاکہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کے موقع تشریف آوری پر ہندوستان مین موجود ہو سکین۔

دعائے مغفرت- سادہو ہیراجی سر گیاننی کے لئے برہمو مندر حیدر آباد مین ۱۴ جولائی ۸½ بجے شام کو دعائے مغفرت کیجانے والی تھی۔

ویٹرنری ہسپتال:- کوہ مری کا ویٹرنری ہسپتال وہان کی میونسپلٹی بہت جلد جاری کرنے والی ہے

سیر امرتسر:- سُنا جاتا ہے کہ حضور پرنس آف ویلز لاہور سے پٹیالہ جاتے ہوئے امرتسر بہی ضرور اُترینگے۔

تخت دہلی- سر ایڈورڈ ن اجیرٹن برٹش سفیر متعینہ روم انتظام کررہے ہین کہ قلعہ معلٰی کے مغلیہ تخت کی مرمت کے لئے اٹلی کے کسی ہوشیار کاریگر کو روانہ کرین۔

جلوس کی تصویر:- مسٹر ڈی-آر-میکنزی مشہور مصور- جو دربار دہلی کے موقع پر شاہی جلوس کی تصویر تیار کرنے کے لئے متعین ہوئے تہے۔ اب ۸ افٹ طویل اور ۱۱ فٹ عریض کرچ پر شملہ مین ہاتہیون کے جلوس کی تصویر اُس موقع کی تیار کررہے ہین۔ جس وقت جلوس جامع مسجد کے قریب تھا۔ تصویر غالباً بڑے دن تک تیار ہو جائے گی۔

حادثہ:- بھکر کی خبر مظہر ہے کہ نجگر اَیِر کے سٹیشن پر ایک سقہ ریل سے کچل کر مرگیا۔ یہان یہ قاعدہ ہے کہ سٹیشن کے ادنےٰ ملازم ریل کے آنے کی خبر سٹیشن ماسٹر کو کرنے کے لئے لائن پر کہڑے رہتے ہین اس طریقہ کا انسداد ہونا چاہیئے۔

امیر صاحب کابل- ہز میجسٹی امیر صاحب کابل مع سردار نصر اللہ خان غزنی کے دورہ کا ارادہ کر رہے ہین۔

دار السعادۃ مین ۱۰-۱۱ جون کو سخت آندہی آئی اور شدید طوفان باد چلا- جس سے اکثر مکانات بیٹھہ گئے- جنرل وصفی پاشا اپنے مکان کے نیچے دب کر فوت ہوئے اور اکثر لوگ زخمی ہوئے محل چراغان کو بہت صدمہ پہونچا- یہ محل سلطان عبد العزیز مرحوم نے ▮ین کے محل بلورین کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ خرچ کر ▮ تعمیر کروایا تہا- مسجد ایا صوفیا کا بہی ایک مینار مخدوش حالت مین ہے اور اسکی چوٹی کی ▮جی گرگئی ہے- (بعد کی خبر) ۲۰ جون کو سخت ہیبتناک طوفان باد چلا جو پہلے سے بہی بڑہگیا بہت سے عا▮شان محل گرگئے- دریائے باسفور مین بہت لوگ غرق ہوگئے- اور اسکدار مین شدید زلزلہ آیا جس سے لوگون کے مال وجان کا بہت نقصان ہوا- حضرت جلالتماب نے مصیبت زدون کی اعانت کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور اون کو مال سے امداد کرنے کا احتمام عظیم فرمایا ہے کمیٹی نے مصیبت زدون کے رہنے کو فی الحال بہت سے لکڑی کے گھر بنا دے ہین اور فوجی افسرون نے مصیبت زدون کو ۶ سو خیمے دئے ہین اور زخمی لوگونکے علاج کے واسطے بہی ایک الگ کمیٹی مقرر ہوئی ہے-

جنار کے مسرز ہارلی اینڈ ہملٹن نے اپنی ایک عجیب ایجاد پیٹنٹ کرائی ہے- یہ ایک قسم کی مٹی کی اینٹین ہین جنمین ابرق کا برادہ ملایا گیا ہے- اگر ان اینٹون کی چہت پر ایک تہ لگادی جائے تو سخت سے سخت گرم موسم مین بہی مکان نہایت سرد اور خوشگوار رہیگا اگر بیرونی جانب ایک ایک اینٹ آثار کی دیوارین بہی انہی کی بنائی جائین تو مکان مین مقیاس الحرارت ۲۵ و ۳۰ درجہ کے مابین ہو جائیگا-

مارسیلز- (یورپ) مین ایک کسان تربوز کی کاشتکاری کرتا ہے- یہ اپنے تربوزونکو بجائے پانی کے دودہ سے سینچتا ہے- کسان کہتا ہے کہ اس طرح تربوز کی جسامت دوچند ہو جاتی ہے- مارسیلز کی نمائش مین اسی کو سب سے زیادہ انعام ملتا ہی-

کرکٹ کے بعض شوقین بیٹ کو ہر وقت ہاتہہ مین رکہنے کے عادی ہوجاتے ہین بعض سوتے وقت بہی اسکو پاس رکہتے ہین- ایک شخص کا شوق اس سے بہی بڑہ گیا جس نے مرتے وقت وصیت کی کہ اسکا بیٹ اسکے ساتہہ قبر مین رکہدیا جائے-

افغان ترکستان مین چند یہودی دوکاندار اور سوداگر ہین جنکی نسبت ابتک کوئی شبہ پیدا نہین ہوا تہا- مگر اب وہ روس کے جاسوس سمجہے گئے ہین اور انکو گورنر صوبہ نے چلے جانے کا حکم دیا ہے ان لوگون نے اپنی دوکانین بند کردین اور اپنے خریدارون سے حساب کتاب طے کرکے جانیوالے ہین-

جنوبی سمندر مین سخت طوفان آیا جس سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا- جزائر کوئن کیرولائن مین سے دو جزیرے تباہ ہوگئے- ہوا ایسی تند تہی کہ کوئی شی اسکے مقابلہ مین نہین ٹہر سکتی تہی-

ضرورت امام

نبشتہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی

روحی فداک یا روح اللہ صلعم - السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ - مکرمی مولانا عبد الکریم صاحب کا ایک گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو حضور کے غلاموں سے ہیں وہ اس زمانہ کے فتنہ و فساد پر مضمون لکھیں سو جہانتک دیکھا گیا حضور نے کوئی بات بھی باقی نہیں چھوڑی جسقدر زمانہ کے فسادات حضور نے بسط کے ساتھہ ارقام فرمائے ہیں اب کوئی بھی نئی بات نہیں نکال سکتا جو لکھیگا اونہیں کو دہرائیگا لیکن چونکہ حضور کے حکم کی تعلیم ہمارا ایمان ہے اسلئے یہاں سے سب نے اسپر لکھا ہے اور اسیوجہ سے حسب الحکم میں بھی ایک چھوٹا سا مضمون ابلاغ خدمت بندگان عالی کرتا ہوں - میں تو سب سے زیادہ فتنہ اس زمانہ کے علماء کا دیکھتا ہوں خواہ وہ مسلمان ہیں یا پادری ایک ہیں - اور جو فتنہ عظیم الشان اس زمانہ کا ہے اور جس سے ہر ایک نبیؑ اور مرسل اپنی اپنی امتوں کو ڈراتا چلا آیا ہے اور ہمارے سید و مولی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تمام علامات اور نشانات اور وقت تک ظاہر فرمادئے - وہ سب اسوقت پوری ہو گئے سواون نشانات اور علامات کا پورا ہونا ہی اور دجالیت کا تمام عالم پر محیط ہونا نہ صرف ضرورت مصلح کی ظاہر کرتا ہے بلکہ اوس عظیم الشان مصلح کا جو بوجہ ان عظیم الشان فتنوں کی اصلاح کی وجہ سے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے موسوم تھا موجود ہونا ظاہر کر رہا ہے - بڑا فتنہ اس زمانہ کے علماء کا اسلئے ہے کہ جناب فخر الرسل سید الانبیاء مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ کے علما کی نسبت خبر دی ہے کہ وہ بدترین خلایق اوس زمانہ سے ہونگے بوجہ بیعلمی کے فتوی دینگے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے اب اس حدیث شریف کا منشاء ان علماء کی تکفیر بازی ہے جو مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگا کر بمصداق حدیث شریف کہ جسکی تکفیر کیجاوے اگر وہ نہ ہو تو وہ کلمہ لوٹ کر اوسی پر آتا ہے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنے پیروؤں کو جو انکے فتووں کیوجہ سے مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور باوجود کہلانے شیخ العرب والعجم اور شمس العلماء اور ابو البرکات اور ابو سعید کے - خدا جانے کیا کیا ان لوگوں نے اپنے لقب رکھے ہوئے ہیں پھر ان کی معلومات اور علم کتاب و سنت کا یہہ حال ہے کہ باوجودیکہ قرآن کریم میں اس تکفیر بازی سے بچنے کے لئے اللہ جلشانہ نے صریح اور بین طور پر فرمادیا -

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنی اوس کو بھی کافر نہ کہا جائے کہ جس سے محض اسلام علیکم ظاہر ہو اور حدیث شریف میں ہے من صلے صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ ولا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری - پر انکا کفر کا فتوے دینا صاف انکی بے علمی اور کتاب و سنت سے دوری ظاہر کرتا ہے اور اسطرح یہ بیعلمی سے فتوی دیتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ماسوائے اسکے اس زمانہ کا فلسفہ اور سائنس ایسا بھاری فتنہ ہے کہ جس سے تعلیم یافتہ بھی عقاید حقہ سے دست بردار ہوتے جاتے ہیں اور یہہ علماء بوجہ اپنی بے علمی کے ہرگز اس بھاری فتنہ کا مقابلہ کر کے حمایت اسلام کی نہیں کر سکتے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بوجہ اتقاء اوٹھہ جانیکی جو اس جماعت میں بالکل معدوم ہے فہم قرآن کریم کا نہیں رہا کیونکہ قرآن کریم کے جانیکے لیئے اتقاکو ہی مولی کریم نے شرط ٹھیرایا ہے جیسا کہ فرمایا

اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ

سو کون انکار کر سکتا ہے کہ اب ایسے مصلح کی ضرورت ہے جسکو علم قرآن کریم کا دیا گیا ہو جسکی وجہ سے وہ موجودہ فلسفہ اور سائنس کا مقابلہ کر کے اور انوار اور برکات کتاب اللہ کو پھیلا دے - دجالیت کے فتنہ کو تقویت اور جہان میں پھیلانیوالے بھی یہی اس زمانہ کے بے علم مولویصاحبان ہیں کیونکہ دجال اکبر کا بڑا فتنہ جو شرک کا قایم کرنا اور توحید الہی کا معاذ اللہ نیست و نابود کرنا ہے اوسکی بنا حضرت عیسے علیہ السلام کی حیات ہے جسکی وجہ سے وہ حی و قیوم اور خالق وغیرہ مانے جاتے ہیں اور جس سے شرک و ظلم کا ایک دریا تمام جہان میں بہ رہا ہے اور دیکھا جاوے تو جسقدر اسوقت خرابیاں اور انواع و اقسام کے گناہ اور بدکاریاں پھیلی ہوئی ہیں اون سب کی بنا یہی مسئلہ حیات عیسے علیہ السلام ہے اسیوجہ سے آج آسمانی کتاب اور ہدایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ کا چراغ ٹمٹماتا نظر آتا ہے اور شرک و ظلم سب کا دتیرہ بنگیا جس سے ضلالت اور کفر کی ایک تیز آندھی چہار طرف چل رہی ہے کیا عیسائی اور کیا آریہ اور کیا برہمو اور کیا مسلمان سب کے مشرکانہ عقائد ہیں اور توحید الہی کے مصفا اور روشن چہرہ پر اعتقادات مشرکانہ کا گرد و غبار چھایا ہوا ہے جس سے اوسکا اصلی چہرہ نظر نہیں آتا - عیسائیوں کا تو یہہ عقیدہ ہی ہے کہ باپ سے بیٹا پیدا ہوا اور بیٹے اور باپ کے ملنے سے روح القدس پیدا ہوئی - اور پھر باوجود اسکے ان تینوں کو نہ تقدم ہے نہ تاخر اور تینوں ایک ہی ہیں اور تینوں ہی اسلئے جب تقدم و تاخر نہیں تو اسکے پہچاننیکی کیا دلیل ہے کہ روح القدس سے بیٹا پیدا ہوا اور بیٹے اور روح القدس کے ملنے سے باپ پیدا ہوا غرضکہ یہہ لوگ تو یسوع صاحب کو زمین و آسمان کا مالک حی و قیوم اور خدا کی سی صفات اون میں مانتے ہیں لیکن ان مولویصاحبان کا بھی عقیدہ اون سے کم نہیں ہے یہہ لوگ بھی حضرت مسیح کو حی و قیوم اور خدا کی صفات خاصہ میں شریک جانتے ہیں بلکہ وہ تو نبی ہی تھے یہہ کافر دجال پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اوسکو خدائی کی تمام قدرتیں ہونگی اور یہی خدا کی صفات خاصہ میں شریک ہے - زمین و آسمان اوسکے قبضہ میں ہونگے دوزخ و بہشت اوسکے ساتھہ ہونگے اپنے حکم سے ماریگا اپنے حکم سے زندہ کریگا وغیرہ وغیرہ عقاید رکھتے ہیں اور اسپر ایمان رکھنے کو دوسروں کو مجبور کرتے ہیں اب یہ شرک کی تعلیم نہیں تو اور کیا ہے آریہ اور برہمو کا حال پوشیدہ نہیں ہے آریہ خدا روح مادہ کو انادی سمجھتے ہیں برہمو عقل کے پوجاری ہیں اور اونکا خدا ایسا کمزور ہے کہ نہ صفت گویائی کی اپنے اندر رکھتا ہے نہ یہہ طاقت کہ ہمیں پیدا کر کے اس زندگی کے لئے کوئی دستور العمل ہمارے واسطے بھیجتا بلکہ اوسکا پتہ بھی انکی ہی عقل نے لگایا ہے - غرضکہ یہ زمانہ ایمانی اور اعتقادی فتنوں کا ہے اسیواسطے فتنے بھی دو قسم کے ہیں ایک انسانی فتنہ جو طرح طرح کی بدکاریاں ہیں جیسے زنا اور شراب خواری وغیرہ بیحیائی کا ایسا عام ہو جانا کہ اوسکو برا نہیں سمجھا جاتا اور انسان اور حیوان میں تمیز باقی نہیں رہی اونکا نتیجہ دوسری قسم کے فتنے جو خدا کیطرف سے ہیں - بارشوں کا وقت پر نہ ہونا قحط سالی کا ہونا و باؤں کا پھیلنا طاعون کا مسلط ہونا سو ہر قسم کے فتنوں کا آج زور شور ہے اور مسلمان نام کے مسلمان ہیں شرک نے وہ زور پکڑا ہے کہ ایمان باللہ کسی میں باقی نہیں رہا - اس طرح محض مونہہ سے آمنا باللہ کہنے والوں کو تو خداوند کریم بھی بے ایمان بتاتا ہے جیسا کہ فرمایا ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمومنین اوسنے آمنا باللہ کی یہہ علامت رکہی ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون الخ

سو اس ایمان کو چہار طرف نظر اٹھا کر دیکھ لو نہ شیخ العرب والعجم میں پایا جاتا ہے نہ دوسرے مولویصاحبان اور مسلمانوں میں اور یہ سب وجہ اسکی ہے کہ قرآن کریم کا علم اٹھ گیا اور ان کے سینے اس سے خالی ہو گئے اور شرک میں گرفتار ہو کر وہ جو توحید الہی تھی اور جسپر قایم رکھنے کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر وقتاً فوقتاً ہمارے سید و مولی خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم تک لکھو کہا نبی اور مرسل آئے ہاتہہ سے کھو بیٹھے خوف الہی اور رجوع الی اللہ اور تقوے بالکل نہیں رہا یہی وجہ ہے کہ اوس پاک کلام پر جو سبحانہ اللہ ہماری ہدایت اور راہ نمائی کیلئے اوسنے آپ بہیجا اور جسکی وہ پاک و صاف تعلیم ہے کہ عالم اور حکیم فلسفی اور نیچریہ اور دہریہ اور عام جاہلوں کی ہدایت کے لئے یکساں ہے اوسپر اور اوس نبی کریم سید الطاہرین حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی پر جسنے اپنا عملی نمونہ دکھا کر خلقت کو مخلوق پرستی کے گڑھے سے نکالا اور جسکا تمام جہان پر احسان ہے خاصکر عیسائیوں پر تو بڑا بھاری کیونکہ یسوع صاحب کے سوانح جو انجیل سے معلوم ہوتے ہیں اون سے تو وہ نبی تو کیا معمولی آدمی بھی معلوم نہیں ہوتے اور یہودیوں کا اعتراض صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپکے خدا ہونے کے یہ دلائل ہیں کہ تمام عمر خوف کے مارے چھپتے پھرے اور اعلاء کلمتہ الحق بوجہ نہ بھروسہ ہونے خدا پر زبان سے مردمیدان بنکر نہ نکال سکے اور یہی تعلیم چھوٹ کی شاگردوں کو دیتے رہے کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں مسیح ہوں اور کہتے کچھہ اور کرتے کچھہ ہے اور جو دعوی کیا پورا کر کے نہ دکھایا اور آخر کو پکڑے گئے اور دشمنوں کے ہاتہہ سے جو گت ہوئی ظاہر ہے - اور بالآخر سولی پر لٹکائے گئے - اور یہودیوں کا قول کہ جھوٹا سولی پر لٹکایا جاتا ہے راست آیا اور ان نادان دوست پولوسیوں نے بھی معاذ اللہ معاذ اللہ اونکا ملعون ہونا یہود مردود کے اعتراضات نہ اوٹھانیکی وجہ سے مان لیا اور خداوند کریم سے آپکا ایسا گہرا تعلق تھا کہ تمام رات رو رو کر دعائیں کرتے رہے لیکن دعا قبول نہ ہوئی اور کامل ایمان باللہ ہونیکا یہہ ثبوت دیا کہ آخری وقت میں بجائے رضاء الہی کے کلمہ کے ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے خدا اے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا یہ کلمے آپ کے منہ سے نکلے اور آپکی کامیابی اور شاگردوں کی وفاداری کا حال جو آپکی فیض صحبت سے تھا ظاہر ہی ہے لیکن قرآن کریم نے ظاہر کیا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی اور مقرب الہی تھے اور آپ وجیھا فی الدنیا والآخرۃ خدا کے نزدیک تھے اور یہود مردود نے اور پادریوں نے جو یہود مردود کا جواب نہ ہونیکی وجہ سے کمال بے شرمی اور بے ایمانی سے ایسے پاک اور برگزیدہ خدا کو اپنے جھوٹے کفارے کے بدلے میں کہ وہ معاذ اللہ معاذ اللہ ہماری حرام کاریوں اور بدکاریوں اور شرارتوں کیوجہ سے ملعون ہو کر دوزخ میں پڑا اور ہم کو نجات دیکر آزاد کر گیا ہے

ہم جو چاہیں کریں بالکل بے ایمانی کا خیال ظاہر کرایا۔ اور بتایا وہ خدا کا راستباز اور پاک انسان نبی اللہ حبیب اللہ ملعون ہوکر سولی پر نہیں مرا بلکہ جیسا کہ اوس سے وعدہ کیا گیا تہا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک اوسکو پاک کرکے موت دی جیسا کہ آیۃ شریفہ فلما توفیتنی میں اس وعدہ کا ایفاء ہے اور جسکی تفسیر بخاری شریف میں ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دی سو اوس احسان کا بدلہ اس گروہ نے یہہ دیا کہ اوس سید المعصومین اور سید الطاہرین صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عفت پر حد درجہ کی بیحیائی اور بے شرمی اور بے ایمانی سے حملے کئے اور امہات المومنین کے دربار امہار جیسی ناپاک اور گندہ کتاب شائع کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام معاذ اللہ دجال کذاب زانی فریبی دغاباز وغیرہ وغیرہ رکہا گیا یہہ وہ وقت نہیں کہ غیرت الٰہی جوش میں آئی اور اگر کوئی مصلح اسوقت موجود نہ ہوتا تو زمین و آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے پہر یہی نہیں کہ عیسائیوں اور اون کے پس خوردہ کہانے والے آریوں وغیرہ ہی نے آپ کی ایسی بے ادبی کی ہے بلکہ مسلمانوں اور وہ مسلمان جو صاحب علم اور مولوی کہلاتے ہین اور صاحب عقل ہیں ان لوگوں نے بہی کم بے ادبی نہیں کی دیکہو انکا اعتقاد حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ ہے کہ جب دشمنوں نے اونکو پکڑ کر قتل کرنا چاہا تو خدا نے اپنی قدرت سے ایک دشمن کو اونکا ہمشکل بنا دیا جسکو سولی دیگئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری اسی جسم کے ساتہہ آسمان پر اوٹہا لیا جو ابتک زندہ آسمان پر موجود ہیں اور زمانہ کی عوارضات بہی اونپر اثر نہیں کرتے لیکن جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن درپئے قتل ہوئے تو آپ کے ساتہہ یہہ خاص مدد نہیں ہوئی بلکہ آپ مثل اور انسانوں کے رات کو چہپکر نکلے اور غار میں پوشیدہ رہے اور آپکو دشمنوں کے ہاتہوں سے تمام تکالیف اوٹہانی پڑیں یہانتک کہ دندان مبارک بہی شہید ہوئے اور آپ پر عوارض زمانہ نے بہی اثر کیا جوان ہوئے بوڑہے ہوئے اور آپ برخلاف عیسیٰ علیہ السلام موت کا پیالہ پیکر مثل اور انسانوں کے اسی زمین میں دفن ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کو یہہ قدرت تہی کہ وہ اندہوں کو آنکہیں دیتے تہے اور مریضوں کو اچہا کرتے تہے اور مردوں کو زندہ کرلیتے تہے اور بہت سے جانوروں کے خالق تہے اور غیب کا علم رکہتے تہے یعنی تمام صفات خاصہ الٰہی میں شریک تہے لیکن آنحضرت سے کوئی بات ایسی ظہور میں نہیں آئی اور آپ مصداق آیۃ شریفہ انما انا بشر مثلکم صرف بشر تہے فرق محض وحی کا تہا۔ حضرت مسیح کو خدا نے اسی جسم خاکی کے ساتہہ آسمان پر اوٹہا لیا لیکن جب آسمان پر چڑہنے کا معجزہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کیا گیا تو حکم ہوا قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا۔ حضرت عیسیٰ سے کسیوقت تائید روح القدس کی جدا نہوتی تہی ہر وقت روح القدس خدمت میں رہتے تہے لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کبہی کبہی ضرورت کیوقت آتے تہے اور ایک دفعہ انشاء اللہ نہ کہنے پر وہ عتاب ہوا کہ عرصہ تک وحی کا سلسلہ بند ہوگیا اور معاذ اللہ معاذ اللہ خدا کی لعنت ایسے عقاید والوں پر کہ آپ کی وحی میں شیطان ایسا دخل دیدیتا تہا کہ آپ بتوں کی تعریف نماز میں قرآن شریف پڑہتے ہوئے کر گئے تہے خدا کی پناہ اس عقیدہ سے اور آپ پر سحر کا بہی اثر ہوا جو عرصہ تک رہا۔

حضرت عیسیٰ کی نبوت منقطعہ ہے اور آپ بطور قایم مقام اونکے آسمان پر چلے جانیکے بعد آئے جو وہ پہر خود آئینگے اور آخر زمانہ کے نبی وہی ہونگے آپ قرآن کریم کے خلاف کچہہ نہیں کرسکتے تہے۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام قیامت تک کیلئے ہے اور جزیہ حسب فرمان خدا قبول کرلیتے تہے لیکن حضرت مسیح اس حکم کی کچہہ پروا نہ کرکے ہرگز جزیہ قبول نہیں فرمائینگے۔ آپ کی ذات پاک کی نسبت اور تمام جہان کی نسبت اگر خداوند کریم لفظ توفی کا استعمال فرمائیگا تو اوس کے معنی موت کے ہونگے اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ لفظ توفی کا آئیگا تو اوس کے معنی آسمان پر اوٹہائے جانے کے ہونگے اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو ان لوگوں نے اختیار کی ہوئی ہیں اس گروہ کو تو اس زمانہ کے عاقل نامعقول کہتے ہیں اور جو صاحبان ذیعلم معقول ہیں اونہوں نے بہی کچہہ کسر ہتک اور توہین اسلام اور بانی اسلام کی باقی نہیں رکہی یعنی نیچری صاحبان جو دراصل برہمو کی ایک شاخ ہے اور جو دہریت کے رنگ سے رنگین ہیں انکا اعتقاد وحی والہام کی نسبت یہہ ہے کہ وہ انسان کے ہی دلی خیالات ہوتے ہین اور اسکی نسبت دیوانوں اور پاگلوں سے دیتے ہیں کہ جیسی اون کی آوازیں آتی ہیں اور خارج میں اون کا کوئی وجود نہیں ہوتا یہی حال وحی والہام اور انبیاء علیہم السلام کا ہے قرآن کریم خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی دلکے خیالات ہین اور وہی باتیں ہیں جو اہل کتاب سے سنی تہیں کیونکہ وحی والہام اوسیکا ہوتا ہے جسکا اسکو پہلے سے علم ہوتا ہے دوزخ و بہشت اور وجود ملائکہ سے انکاری ہیں اور نعماء بہشت کو رنڈیوں کے چکلے سے مشابہت دیتے ہیں اور خدا کی تمام قدرتوں پر ان لوگوں کا اعتقاد ہے جس سے باہر وہ کچہہ نہیں کرسکتا اور وہ اسباب کا مثل ہماری ہی محتاج ہے کیونکہ بلا اسباب مہیا ہوئے خواہ کسی شی کی طلب میں انسان خدا سے دعائیں کرتا کرتا مر بہی جائے لیکن وہ نہیں دیسکتا کیونکہ خلاف قانون قدرت ہے جسکی ایک فہرست انکے پاس مرتب ہوئی موجود ہے۔ معجزات انبیاء سابقین اور قرآنی معجزات کو بوجہ خلاف نیچر ہونیکے تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہنسی اور ٹہٹہہ اوڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں تمام مذاہب میں کم وبیش موجود ہیں اور دراصل یہی اعتراضات ایک ایسے مصلح کی ضرورت کو ثابت کررہے ہین کہ جو اون باتوں کو جواب قصوں کے رنگ میں ہوکر مخفی رہنے دے بلکہ علی رنگ میں لاکر اون کا پوشیدہ چہرہ دکہلاوے۔ سو فہم قرآن کریم کا اوٹہہ جانا فلسفہ اور سائنس کے زہریلے مواد سے تمام جہان کا متاثر ہوکر عقاید حقہ سے دست بردار ہونا اور علماء وقت سے اونکا مقابلہ نہونا اور اون نشانوں اور علامات کا جو مسیح معہود اور مہدی مسعود کے وقت اور ظہور کے لئے تیرہ سو برس قبل مخبر صادق صلعم نے خبر دی تہی پورا ہونا اور دجالی فتنوں کا اس کمال کو پہنچنا کہ جس سے کوئی بچا نہیں رہا۔ اور رمضان المبارک میں خسوف وکسوف کا ہونا کہ جو مہدی کیلئے ایک ایسا نشان ظاہر کیا گیا تہا کہ جو ابتدائی دنیا سے نہیں ہوا تہا اور خاص مہدی کے زمانہ کیلئے مخص تہا۔ اور شروع صدی میں حسب فرمودہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجدد وقت کا ظہور فرمانا یہہ تمام وہ باتیں ہیں جو خود پتہ دے رہی ہیں کہ مسیح موعود و مہدی مسعود مجدد وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسوقت موجود ہے۔ جو اسوقت قادیان میں ہے اور جسکا نام پاک غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جس نے وہ کسر صلیب کیا کہ صلیبی اعتقاد والوں کا دل جانتا ہے اور اوس کے دم سے خنزیر قتل ہوتے تمام جہان دیکہہ رہا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اوسنے وہ ہدایت پہیلائی کہ شرک کے گڑہے سے ہمکو نجات دی اور توحید کا پاک و مصفا اصلی چہرہ اوس کی بدولت پہر نظر آنے لگا وہ اسلام اور بانی اسلام کا انصار بنا اونکی صداقت پر دعوے الہام کا کیا اور خدا نے اون کی مدد فرمائی کتابیں وہ لکہیں کہ اعدا کو دم مارنیکی جگہ نہیں ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کا مزہ چکہا دیا اور اون باتوں کو یعنی معجزات انبیاء علیہم السلام کو جو قصوں کے رنگ میں ہوکر ناقابل اعتبار سمجہے جاتے تہے علی رنگ میں لاکر دکہا دیا اور وحی والہام کی کیفیت اور حقیقت کو ظاہر فرما دیا بلکہ اس چشمہ الٰہی سے بہت سوں کو پانی بہی پلا دیا اور علم کتاب الٰہی کا نمونہ ابہی بمقام لاہور بموقعہ جلسہ تحقیق ہدایت ماہ دسمبر ۹۶ء میں اور آپ ہی عظمت اور جلال کو اسطرح دکہایا کہ تمام مذاہب کے علماء اور فضلاء جو اپنے مذہبوں کی وکالت کرنے آئے تہے بے اختیار ہوکر اپنی عجز بیانی کا اقرار اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی صداقت زبان حال سے کرکے اوس کے کلام معجز بیان کے روبرو مدہوش ہوکر سربسجود ہوگئے اور بول اوٹہے کہ اسلام کی فتح ہے سو جسکی آنکہہ دیکہنے کی ہوں دیکہے فقط

خاکسار حضور کا ایک ناکارہ اور عاجز غلام

ظفر احمد از کپورتہلہ

اطلاع

بقایا دار توجہ کریں پہلی ششماہی گذر چکی ہے وصولی بقایا کیلئے وی پی جاری ہو رہے ہین۔ ناظرین قومی حمیت و پاسداری کا لحاظ کرکے اور اپنی خوش معاملگی سے انہیں وصول کریں ورنہ واپسی وی پی پر اخبار بند کردیا جاویگا۔ شکایت معاف۔

عیسائیوں اور مسلمانوں میں مباہلہ

دہلی کے مسلمانوں اور عیسائیوں میں فروری ۱۹۰۵ء میں ایک مباحثہ حیات اور وفات مسیح کے متعلق ہو رہا تھا عیسائیوں کا دعویٰ یہ تھا کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے لیکن مسلمان اپنی کم فہمی اور نادانی کی وجہ سے اس امر پر مصر ہے کہ مسیح علیہ السلام نے وفات نہیں پائی بلکہ وہ اس جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کچھ ایسا کمزور اور بودا ہو چکا ہے کہ ایک معمولی اردو خواں طالب علم بھی اس بیہودہ اور غلط دعویٰ کے مدعی علماء کو تنگ کر سکتا ہے چہ جائیکہ مقابل میں ایک پرانا مناظر حافظ ہو جو ایک عرصہ تک مسلمان رہ کر بھی مباحثہ کرنے کا عادی تھا + نتیجہ یہ ہوا کہ دہلی کے ان علماء کو جو اس مناظرہ میں عیسائیوں کے سامنے آئے سخت حیران اور لاجواب ہونا پڑا۔ اور ہونا ہی چاہیے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم ایسی مجید کتاب ایسے بیہودہ اور لغو دعویٰ کی کب مؤید اور مصدق ہو سکتی تھی۔

میں نے اس مناظرہ کے اعلان کو پڑھ کر تعجب کیا ایک وہ زمانہ تھا کہ پادری لیفرائے صاحب دہلی میں مشنری تھے جو آجکل پنجاب کے بشپ ہیں وہی احمد مسیح حافظ جو اسوقت مسلمان تھا لیفرائے صاحب سے مناظرہ کیا کرتا تھا۔ اور ان دنوں جب لیفرائے صاحب دہلی سے لاہور آئے اور وہاں کے رنگ محل میں انہوں نے تین لیکچر دیئے جن میں سے پہلا لیکچر ضمناً حیات و وفات کا مضمون اپنے اندر رکھتا تھا اسوقت لاہور کی اکثر پبلک کو معلوم ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے جو ابھی طالب علم تھا پادری لیفرائے صاحب سے اس مضمون پر گفتگو کی۔ اور پادری صاحب کو صاف لفظوں میں اقرار کرنا پڑا تھا کہ ہم **مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں سے مناظرہ نہیں کرتے۔** پادری لیفرائے صاحب اسوقت حیات مسیح کے مدعی تھے اور میں بالمقابل وفات ثابت کرتا تھا آج چودہ سال کے بعد کیا عجیب بات ہے اس لیفرائے کا شاگرد احمد مسیح قرآن شریف سے وہی وفات مسیح کا مسئلہ لیکر مسلمانوں پر اتمام حجت کرتا ہے۔ اور مسلمان محض اپنی نادانی کی وجہ سے ہر ایک مجلس میں شرمندہ ہوتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی وجہ سے ایک صداقت کا انکار کیا جسکا خمیازہ انہیں احمد مسیح کے مناظرہ میں بھگتنا پڑا۔

پادری حافظ احمد مسیح نے جب دلائل کے زور سے دہلی کے مناظر مولوی کو حیران کر دیا تو اس نے اتمام حجت کی ایک اور صورت نکالی یعنی وفات مسیح پر مباہلہ کیلئے فریق مقابل کو بلایا۔ چنانچہ میں ذیل میں وہ اشتہار جو احمد مسیح صاحب نے شایع کیا ہے درج کرتا ہوں۔ مولوی عبد المجید صاحب نے بلطایف الحیل مباہلہ کے پیالہ کو ٹلا دیا ہے۔ میں اس مباہلہ پر انشاء اللہ ایک عجیب آرٹیکل لکھوں گا لیکن چندے انتظار کے بعد۔ دہلی کے ان علماء کو جنہیں احمد مسیح صاحب نے مخاطب کیا ہے واجب ہے کہ وہ حیات مسیح کے ثبوت کیلئے میدان میں نکلیں۔ اور یا مولوی عبد المجید صاحب کو مباہلہ کیلئے اکسائیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ خدا کا مسیح اس دہلی میں حیات مسیح پر شیخ الکل کو قسم دیتا تھا اور وہ قسم کھانے سے بچتے تھے آج مولوی عبد المجید صاحب بھی مباہلہ سے گریز کرتے ہیں۔ میں اب ذیل میں وہ اشتہار درج کرتا ہوں جو پادری احمد مسیح صاحب نے دیا ہے۔ ایڈیٹر

اشتہار برائے آگاہی اولی الابصار

مولوی محمد عبد المجید صاحب مشہور مناظر و واعظ اہلحدیث دہلوی منجانب اہل اسلام اور مولوی حافظ احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی منجانب عیسائیاں کے مباحثہ وفات مسیح کا انجام

فروری ۱۹۰۵ء سے ہمارا مباحثہ کرسچین ہال دہلی واقعہ بازار سرکی والان میں جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب واعظ دہلوی سے دربارہ وفات مسیح ابن مریم ہفتہ وار بروز جمعہ متواتر پانچ چھ جمعہ تک ہوتا رہا۔ ہمارے دلایل قاہرہ اور فکست خصم کے جوابات سے مجبور ہو کر مولوی صاحب نے آخری جمعہ میں اپنے دعویٰ کو جو لفظ توفی کے لغوی معنی پورا پورا لینا جیسے کا تیسا لینا وغیرہ کا تھا چھوڑ کر ہماری تردید کو نہایت سنجیدگی و متانت سے قبول کر لیا کہ توفی کے معنی مطلق قبض کے ہیں۔ مگر اسپر جو ہمارا سوال پیش ہوا کہ قبض مطلق کے جبکہ ذی روح انسان اسکا مفعول ہو کیا معنے ہوتے ہیں آیا قبض روح۔ یا قبض جسم۔ یا قبض جسم مع الروح۔ یا قبض شکم جو ثقیل غذا وغیرہ کھانے سے پیدا ہو جاتی ہے؟ اسکا جواب ماہر علوم دینی جناب مولوی صاحب موصوف نے کچھ نہ دیا اور نہ دے سکتے تھے اور نہ اب حقیقی جواب دے سکا دیکھیں گے۔ اس تقریر کے بعد چند جمعہ تک بوجہ پیش آجانے دیگر ضروریات دینی کے مباحثہ ملتوی رہا آخرہ مئی ۱۹۰۵ء کے جمعہ کو مولوی صاحب نے بجواب ہماری چٹھی مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۵ء یہ تحریر فرمایا کہ "ہم نے احمد مسیح کے دعویٰ کو جرح کر کے منقوص کر دیا ہے اس لئے جبتک وہ اپنے دعویٰ کی ترمیم یا دوسرا دعویٰ پیش نہ کریں گے میں گفتگو نہ کرونگا کیونکہ میں مجادلہ کرنا نہیں چاہتا اور کہ پادری برٹن صاحب جبتک پچھلی بحث کا فیصلہ اور آیندہ کے واسطے کسی دیگر مسئلہ متنازعہ کا تقرر نہ کریں گفتگو نہ کرونگا" اگرچہ مولوی صاحب نے ایک دل خوش کن فقرہ کہ "ہم نے احمد مسیح کے دعویٰ کو مجروح و منقوص کر دیا ہے" لکھکر اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا ہے جسکا مفصل اور محکم اور معقول جواب اپنے رسالہ میں جو اس مباحثہ کی بابت ہم شایع کرنے والے ہیں انشاء اللہ دیں گے اس جگہ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ مولوی صاحب اس حیلہ سے اپنے نادان دوستوں میں شاید فاتح سمجھے جاویں اہل علم و عقل تو آپکے ہر جلسہ کی تقریر سے جو کچھ آپ ہمارے دلائل و براہین کے جواب میں فرماتے رہے ہیں مثلاً لفظ شُبِّهَ میں ضمیر کونسی ہے یا شبہ کس کی کیسی ہے یا شُبِّهَ لَهُمْ کی تفسیر میں كَانَهٗ مَذْبُوْح اور مسیح کو مشبہ اور قتل اور صلیب کو مشبہ بہ یا ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اَيْدِيْهِمْ یا وُفِّيَتْ اُجُوْرُهُمْ یا فانی درهما وغیرہ وغیرہ یا هُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ يا الیس یا اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا بیان کرنے سے بخوبی نتیجہ نکال چکے ہیں کہ آپنے کہاں تک حمایت قرآن یا حفاظت اسلام و اثبات عقائد دیرینہ مقلدانہ خود کی فرما کر تاج کامیابی پہنا ہے جو کچھ کسر باقی رہگئی تھی وہ آپنے ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کے جمعہ کو ایک عام مجمع اہل اسلام میں ہمارے اس ترمیمی دعویٰ اور آسمانی فیصلہ کی درخواست پر پوری کر دی جس کیلئے ہمیں اس اشتہار کی تحریر کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے حسب خواہش مولوی صاحب اپنے دعویٰ کی ایسی ترمیم کر دی کہ جس کے انکار و اقرار ہر دو سے ہماری ڈگری ہوتی تھی اور ہوئی یعنے ہم نے مولوی عبد المجید صاحب سے حسب آیت مباہلہ قرآنی یہ درخواست کی وہ مجمع عام میں اللہ جل شانہ کے روبرو کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کہا دیں کہ میں اس خدا قادر مطلق کی قسم کہا کر جس نے محمد صلعم کو نبی اور قرآن کو اپنی وحی سے نازل فرمایا ہے اپنے یقین دلی اطمینان قلبی سے ایمان کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی وفات قرآن اور حدیث سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتی میرا ایمان ہے کہ قرآن وحدیث سے مسیح کی حیات و صعود آسمانی بجسد عنصری خاکی بشری ثابت ہوتا ہے اور احمد مسیح نے جو دلائل وفات پیش کئے ہیں وہ بالکل غلط اور خلاف قرآن وحدیث ہیں ان سے تو حیات ثابت ہے نہ وفات۔ پس اگر میں اپنی اس شہادت میں جھوٹا ہوں تو اے خدا عزیز مجھکو مورد اس آیت مباہلہ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کا فرما۔ اس پر جملہ حاضرین آمین کہیں۔ ایسی ہی میں احمد مسیح از روئے توریت وانجیل وفات مسیح کے حق ہونے پر قسم کہاؤں گا اور بصورت کذب مالعنۃ اللہ علی الکاذبین کرونگا۔ اسپر بھی جملہ حاضرین آمین کہیں۔ ہاں اسکے بعد ہم اپنے دعویٰ وفات مسیح کو واپس لیں گے۔

اے اہل اسلام یہ تھا قطعی فیصلہ کہ ہم نے اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرنا چاہا مگر مولوی صاحب نے خدائی فیصلہ کو بوجہ خاص منظور نہ کیا۔ افسوس صد افسوس کہ وہی مولوی عبد المجید صاحب جو اپنے تئیں حمایت اسلام پر فدا شدہ اور اپنی زندگی اشاعت قرآن میں وقف کئے ہوئے ظاہر کرتے تھے اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا جنہوں نے ایک جلسہ بھی انجمن اشاعت القرآن کا کیا تھا جسکی تعریف و توصیف میں دہلی کا مقامی اخبار کرزن گزٹ رطب اللسان ہے اور جو جلسہ مناظرہ میں شعروں پر شعر اور دعاؤں پر دعائیں فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پڑھتے تھے۔ اور جو اپنے اظہار علمی کے واسطے ستر کی ستر اور نا کسی کی بہتر معنے بیان کرنے لگتے تھے مگر لفظ "توفی" کے پورے چار پانچ معنی بھی بیان نہ کر سکے اور جو بڑے زور سے یہ دعویٰ کرتے تھے کہ تیرہ سو برس سے کوئی تاریخ اٹھا کر دکھا دو کہ کسی عیسائی نے جرأت مباہلہ کی ہو اور جو یہ فرماتے تھے کہ میرا قرآن کے ایک ایک لفظ پر ڈیرا پڑا ہوا ہے وہی آج ایک قرآن کی آیت مباہلہ سے تجاہل عارفانہ کے طور پر یا واقعی اپنی ناواقفیت کا اظہار کر کے حمایت قرآنی و اسلامی سے دست بردار ہو گئے۔ اور وہی آج ایک عیسائی کے ساتھ مسیح ابن مریم کی وفات پر مباہلہ کرنے سے حیلہ کر گئے۔ اور بری طرح حیلہ کر گئے۔ اے اہل دہلی اور اے وہ لوگو جو اس جمعہ میں موجود تھے تم نے سنا تھا اور یاد ہے جو کچھ مولوی صاحب نے ہماری اس درخواست مباہلہ کا جواب باصواب اپنی قلب واجف سے مرجوفانہ دیا تھا۔ جس سے اپنی متبحر علمی اور وسیع معلومات و ہمدردی اسلامی کا بھی پورا ثبوت دیدیا اگر نہیں یاد تو ہم پھر تمکو سنا کر یاد دلواتے ہیں سنئے جناب معلی القاب قَاطِعُ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حامی اسلام و سنت سید المرسلین